

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
تَحْمِيْدًا وَتُضَلِّيًّا عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
وَعَلٰی عَبْدِ الْاَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَاَنْتُمْ اَدْلٰةٌ

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر
المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس
ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے
فضل سے پیچھے و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی،
درازی عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور
خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری
رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و
ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔
اللهم اید امامنا بروح القدس
وبارك لنا فی عمره و امره۔

شمارہ
45

قادیان

ہفت روزہ

جلد
63

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو



The weekly

Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

12 محرم 1435 ہجری 6 نبوت 1393 ہش 6 نومبر 2014ء

ابتدائے اسلام سے آج تک اسلام کے خلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے خلاف جو اوجھے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں اور جو مخالفت اور دشمنی کے بازار گرم کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں اس کی مثال دنیا کے کسی مذہب اور اس کے پیشوا اور رسول کی مخالفت میں نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات جو جسم رحمت اور برکت تھی اور ہے اور قیامت تک رہے گی اس پر جو جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے غلاظت اور گند اچھالنے کی کوشش کی گئی اور کی جاتی ہے وہ کسی اور نبی پر نہیں ہوئی۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اسلام اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ترقی ہی کرتا چلا گیا۔ آج بھی باوجود مخالفین اور میڈیا کے بے انتہا اسلام مخالف پراپیگنڈے کے ترقی کر رہا ہے۔

اگر مسلمانوں کے چند گروہوں کے عمل ایسے ہیں جو اسلام کی تعلیم کو بدنام کر رہے ہیں یا مخالفین اسلام کو اسلام پرانگی اٹھانے کا موقع دے رہے ہیں تو یہ بھی قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ثبوت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں بتا دیا تھا کہ انحطاط جو انسانی زندگی کا حصہ ہے ایک وقت کے بعد اس کا اثر مسلمانوں پر بھی ہوگا اور ایک لمبا عرصہ رہے گا پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عاشق صادق اور غلام صادق بھیجا جائے گا جو آخرین کو اولین سے ملائے گا۔ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو حقیقی رنگ میں دنیا کو دکھائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا جو ہر مخالف اور معاند کا منہ بند کر دے گا

وہ لوگ جو بغیر سوچے سمجھے اسلام اور بانی اسلام پر اعتراض کرتے ہیں، دلائل سے ان کے منہ بند کرنا اور عمل سے ان کے منہ بند کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ روئے زمین پر نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے اور نہ بعد میں کوئی ایسا شخص تھا، نہ ہوگا جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے مختلف پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ

آج مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل بھی رحمۃ للعالمین کی پیروی کرنے میں ہے اور غیر مسلموں کے سکون کے ضامن بھی وہ رحمۃ للعالمین ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا کو عقل اور سمجھ آ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دنیا میں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنی زندگیوں میں دنیا میں یہ احساس پیدا ہوتے دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین اور راہ نجات ہیں۔

جماعت احمدیہ یو کے کے 48 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 29 اگست 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایده اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقتہ المہدی، آلٹن میں افتتاحی خطاب

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے
لئے رحمت کے طور پر۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف دنیا
میں جتنی دریدہ دہنی کی گئی اور کی جاتی ہے اور یہ
سلسلہ جاری ہے، کسی اور نبی کی نہیں کی گئی۔
ابتدائے اسلام سے آج تک اسلام کے خلاف اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے خلاف جو

(باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں)

(الانبیاء: 108)
ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً تمہارے پاس
تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا
ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو اور وہ تم پر بھلائی چاہتے
ہوئے حربیص رہتا ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد
مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔
کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ
وہ مومن نہیں ہوتے۔

الَّذِينَ اتَّعَبَتْ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَعْضُوبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ (التوبة: 128)
لَعَلَّكَ بَاجِعٌ نَّفْسَكَ إِلَّا يَكُونُوا
مُؤْمِنِينَ (الشعراء: 04)
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ أَمَّا
بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ۔ مَلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ
اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ

حضرت بانی جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر اخبار ”منصف“ حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب

قسط:
33

روزنامہ ”منصف“ حیدرآباد میں حضرت بانی جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان کے خلاف افتراء اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلائل مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!
آج کل حضرت بانی جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ”قادیانیت اپنے آئینہ میں“ عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جا رہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوا یا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ”منصف“ کو اپنے اس انصاف پر دنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہر حال سوسال سے ان گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ”بدر“ میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ”منصف“ کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

فرقان بٹالین کو ”جیش الفرقان“ قرار دیتے ہوئے معترض نے لکھا:

”جیش الفرقان پاکستانی فوج کے اندر قادیانیوں کی ایک منظم بٹالین کا نام تھا۔ ”خدام الاحمدیہ“ سیاسی اور مذہبی دنیا کی وہ واحد تنظیم ہے جسے دنیا کے واحد ملک پاکستان میں اس امر کی اجازت عطا کی گئی کہ اس کی زیر نگرانی ایک منظم فوجی یونٹ میں بھرتی ہو اور وہ اپنے مستقل اور علیحدہ وجود کو دوسروں سے منوائے۔ ایسا اس لئے ممکن ہوا کہ خود پاکستانی فوج کے اندر قادیانیوں نے اپنی مخصوص حکمت عملی کے ذریعہ بیشتر اہم اور کلیدی مقامات و مناصب پر قبضہ جما رکھے تھے۔ معلوم نہیں قادیانیوں کو ”غیر مسلم اقلیت“ قرار دینے جانے کے بعد پاکستانی فوج کو ان آستین کے سانپوں سے رہائی ملی یا نہیں۔ اس قادیانی بٹالین نے ستمبر 1965ء اور دسمبر 1971ء کی ہند۔ پاک جنگوں کے دوران پاکستان کی ایسی خدمت انجام دی تھی کہ وہاں کے رہنے والے بلبل اٹھے تھے اور یہ ان اسباب و عوامل میں سے ایک اہم عامل تھا جس نے قادیانیوں کے سلسلے میں غفلت سے سرشار پاکستانیوں کی آنکھیں کھولیں اور انہیں بیدار کیا۔“

(منصف 14-1-24)

معترض نے صریح کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے فرقان بٹالین کو ”جیش الفرقان“ لکھا اور یہ غلط تاثر دینے کی کوشش کی کہ گویا یہ کوئی جہادی تنظیم تھی۔

قارئین ملاحظہ کر چکے ہیں کہ فرقان بٹالین مجلس خدام الاحمدیہ کے کسی شعبے کا نام نہیں کیونکہ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام 1938ء میں تقسیم ملک سے قبل ہوا۔ اس وقت سے لیکر آج تک دنیا بھر میں خدام احمدیت مخلوق خدا کی فلاح و بہبودی کے کام کر رہے ہیں۔ لہذا یہ کہنا کہ ”خدام الاحمدیہ سیاسی اور مذہبی دنیا کی وہ واحد تنظیم ہے جسے دنیا کے واحد ملک پاکستان میں اس امر کی اجازت عطا کی گئی کہ اس کی زیر نگرانی ایک منظم فوجی یونٹ میں بھرتی ہو“ سراسر کذب بیانی ہے۔

اس جگہ معترض نے صریح بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حقائق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اور اپنے اس عمل سے قرآن مجید کے ایک واضح حکم کو پس پشت ڈالنے کا مرتکب ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

ہیں جو ایک دوسرے کو بھی اور اپنی حکومتوں کو بھی اولی الامر ماننے کے لئے تیار نہیں اور نتیجہ یہ ہے کہ ان غیر ریاستی عوامل سے آج امت مسلمہ کو اس قدر نقصان پہنچ رہا ہے جس کی بھر پائی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک یہ لوگ مامور زمانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر آپ کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن پر ایمان نہیں لے آتے اور اس پر عمل نہیں کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اس آیت قرآنی کی روشنی میں حکومت وقت کے ساتھ کامل وفاداری اور اطاعت کا درس دیا۔ چنانچہ اس آیت کریمہ کی تشریح میں آپ فرماتے ہیں:

”قرآن میں حکم ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ“ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اور اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ اولی الامر میں داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ منکم میں داخل ہے جو ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارۃً نص کے طور پر قرآن سے ثابت ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کی باتیں مان لینی چاہئیں۔“ (رسالہ الانذار صفحہ ۶۱)

یہی تعلیم جماعت احمدیہ کے خلفاء جماعت کو دیتے چلے آئے اور دے رہے ہیں۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جو ڈکے کی چوٹ پر بنا تگ دہل یہ اعلان کرتی ہے کہ دنیا کے پردے پر اگر کوئی مسلم فرقہ اس آیت قرآنی پر کما حقہ عمل کرتا ہے تو وہ یہی فرقہ یعنی احمدیہ مسلم جماعت ہے۔

دنیا میں بسنے والا ہر احمدی دل و جان سے اپنی حکومت کا وفادار ہے۔ خواہ وہ حکومت اسکے مطابق ہو یا مخالف۔ وہ سیاسی، معاشی، فوجی، طبی، تعلیمی ہر لحاظ سے اپنے ملک کی خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا ہے اور حکومت وقت کے ہر قانون اور فیصلے پر دل و جان سے عمل پیرا ہوتا ہے۔ اگر کسی بات پر اختلاف ہو تو اس قانون کے دائرے میں اس کو عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر حکومت وقت اس کے دینی معاملات میں دخل اندازی کرے تو وہ اس کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی بجائے قرآنی حکم کے مطابق وہاں سے ہجرت کر جاتا ہے لیکن اپنی حکومت کے خلاف کوئی عمل نہیں کرتا۔

اس کی واضح مثال پاکستان کے احمدیوں میں مل سکتی ہے۔ حکومت پاکستان نے حکومتی سطح پر احمدیوں پر

اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اس جگہ اولی الامر کے متعلق اکثر مفسرین خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پہلے ہوں یا بعد میں، متفق ہیں کہ اس سے مسلم بادشاہ مراد ہیں اور غیر مسلم بادشاہوں کی اطاعت مسلمانوں پر لازم نہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب ”حقیقت جہاد“ صفحہ 15 پر لکھتے ہیں:

”جس سرزمین میں بھی تمہاری حکومت ہو وہاں خلق خدا کی اصلاح کے لئے اٹھو حکومت کے غلط اصول کو صحیح اصول سے بدلنے کی کوشش کرو نا خدا ترس اور شتر بے مہارت قسم کے لوگوں سے قانون سازی اور فرمانروائی کا اقتدار چھین لو۔“

اور اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ: ”خالی نماز روزے سے کبھی کامیابی نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے بلکہ ایک دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ چیز قتال و جہاد ہے۔“

(اسلامی حکومت و دستور مملکت صفحہ ۶۳-۶۴) غرض یہ کہ یہ علماء مسلم جو انوں کو ترغیب دے رہے ہیں کہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے صرف نماز روزہ سے کامیابی نہیں ملے گی اصل چیز تلوار کا جہاد ہے اور اگر اس جہاد کے راستے میں کوئی حکومت حائل ہو تو ایسے غلط حکام سے بزور بازو اقتدار چھین لیا جائے یہی حقیقی اسلام ہے۔ پھر اس سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر یہ تو جیہات بھی پیش کیں کہ بے شک کوئی کلمہ گو ہے لیکن اگر وہ آپ کا ہم مسلک نہیں ہے تو اس کی بھی اطاعت نہیں کرنی۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

آج مسلم ائمہ اس آیت کریمہ کی اس تفسیر پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے جو امام الزمان حضرت مسیح موعود نے الہی منشا کے مطابق پیش کی ہے کس درجہ انتشار و خلفشار کا شکار ہو چکی ہے اس کا اندازہ اسلامی ممالک کی حالت زار پر ایک نظر ڈالنے سے ہو جاتا ہے۔ اپنی پسند کی حکومت نہ ہو تو فوراً بغاوت کا علم بلند کر دیتے ہیں۔ شیعہ سنیوں کی حکومت کو قبول نہیں کر سکتے۔ سنی شیعوں کی حکومت کو برداشت نہیں کر سکتے۔ بیشتر اسلامی ممالک اندرونی بغاوتوں کا شکار ہیں جس کا فائدہ صیہونی طاقتیں اٹھا رہی ہیں اور ان کو مزید آپس میں لڑوا رہی ہیں۔

اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان کے اندر ہی نہ جانے کتنی حکومت مخالف نیم حکومتیں طالبان، القاعدہ، لشکر طیبہ، جیش محمد، سپاہ صحابہ محمد، حزب اللہ، وغیرہ بنی ہوئی

عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے اور ان کے بنیادی انسانی حقوق بھی پامال کئے ہوئے ہیں۔ لیکن پاکستانی احمدی کبھی بھی پاکستان میں رہ کر یا پاکستان سے باہر اپنی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ آئے دن وہاں احمدیوں کو مذہبی منافرت کا نشانہ بنا کر شہید کیا جاتا ہے۔ لاہور میں دو احمدیہ مساجد میں 86 سے زائد احمدیوں کو شہید کر دیا گیا مگر احمدیوں کی طرف سے کوئی پُرتشدد مظاہرہ نہیں ہوا۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ احمدیوں کو اس بات کا دکھ نہیں۔ دکھ کا اظہار صرف پُرتشدد مظاہرے کر کے ہی تو نہیں کیا جاتا۔ اپنے دکھ کا اظہار کرنے کا ایک وہ طریق بھی تو ہے جو اللہ تعالیٰ نے سکھا یا ہے کہ اِنَّمَا أَشْكُوا بِيَئِجِي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ (يوسف: 87) میں اپنے رنج و الم کی صرف اللہ کے حضور ہی فریاد کرتا ہوں۔

اس کے برعکس دوسرے لوگ ذرا ذرا سی بات پر آگے لگانا، توڑ پھوڑ کرنا اور ملکی املاک کو ضائع کرنا گویا اپنا حق سمجھتے ہیں۔

احمدیوں اور دیگر مسلمانوں کے طرز عمل میں اس نمایاں فرق کی وجہ یہی اسلامی تعلیم ہی ہے جس پر احمدی دل و جان سے عمل کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے احمدی چاہے جس ملک میں بھی ہو وہ تحریبی کاموں میں شامل ہونے کی بجائے ملک کے تعمیری کاموں میں حصہ لیتا ہے۔

معترض نے فرقان بٹالین کا نام لیا۔ اسے شاید معلوم نہیں کہ جس طرح پاکستانی احمدیوں نے اپنے ملک کی فوجوں میں شامل ہو کر اپنے ملک کی خدمت کی اسی طرح ہندوستانی احمدیوں نے بھی اپنے ملک کی بری، بحری اور زمینی افواج میں شامل ہو کر مختلف محاذوں پر نہایت جانفشانی سے اپنے ملک کی خدمت کی اور کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض نے جام شہادت تک نوش کیا۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگوں کے موقع پر ہندوستانی احمدیوں نے جہاں ایک خطیر رقم اس مہم کے لئے پیش کی وہیں بعض احمدیوں نے محاذ جنگ پر جانی قربانی کی بھی سعادت پائی۔

معترض کا کاٹھا فرقان بٹالین پر ہی اٹکا ہوا ہے جبکہ دنیا کا ہر احمدی اپنے اپنے ملک کی فوج میں بھرتی ہوتا ہے اور اپنے ملک کی خدمت کرتا ہے۔ اس میں اعتراض والی کون سی بات ہے؟ اعتراض تو تب ہوتا کہ اگر وہ اپنے ملک کی فوج میں رہ کر ملک کے خلاف کوئی کارروائی کرتا۔ جیسا کہ معترض نے تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔ تعجب ہے معترض کی عقل پر اسے وہ دہشت گرد تنظیمیں نظر نہیں آئیں جنہوں نے ساری دنیا میں پاکستان کی مٹی پلید کر رکھی ہے۔ اعتراض بھی کیا تو ایسا جاہلانہ کہ جسے دنیا کی کوئی عقل سلیم قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ جیسا کہ اپنے ملک کی فوج میں بھرتی ہونا کون سی قابل اعتراض بات ہے۔ دنیا کا ہر ملک اپنے رہنے والوں کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے ملک کی فوج میں بھرتی ہوں۔

دراصل اس مضمون کو سمجھنے کے لئے وسیع النظری اور وسعت قلب کی ضرورت ہے۔ یہ مضمون مفاد پرستوں کی سمجھ سے بالا ہے۔ ایسے مفاد پرست جو ہوا کا رخ دیکھ کر اپنا رخ بدل لیتے ہیں۔

تقسیم ملک سے پہلے بھی اور بعد میں بھی ان

خطبہ جمعہ

میں نے دیکھا ہے کہ مخالف سے مخالف کے سامنے بھی جب احسن رنگ میں اچھے رنگ میں صحیح اسلامی تعلیم پیش کی جائے اور عملی نمونے سے اس کے اظہار کی کوشش بھی کی جائے تو ایک غیر معمولی اثر لوگوں پر پڑتا ہے آئرلینڈ کے دورہ کے دوران اور مسجد مریم کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے اسلام احمدیت کے متعلق تاثرات اور آئرلینڈ کے ٹی وی، پریس، الیکٹرانک میڈیا میں دورہ کی وسیع پیمانے پر کوریج کا تذکرہ

ہر لحاظ سے میڈیا نے، ریڈیو نے بھی ٹیلی ویژن نے بھی اخبار نے بھی کوریج دی اور پورے ملک میں یہ خبریں اچھی طرح پھیلیں اور جماعت کا اور اسلام کا تعارف ہوا۔ پس جہاں ہم مسجد بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے کے غیر معمولی سامان بھی پیدا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی تائیدات ظاہر ہوتی ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ میرے دوروں کو بھی غیر معمولی طور پر برکت بخشا ہے۔ یہ سب برکات و تائیدات اور تبلیغ اور تعارف کے جوئے راستے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق ہیں جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ ہماری تو معمولی کوشش ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عنایات ہوتی ہیں جن سے ہر احمدی ایمان و ایقان میں مزید مضبوط ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔

مکرمہ ڈاکٹر روبینہ کریم صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالمنعم صاحب آف آئرلینڈ کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر و نماز جنازہ حاضر
مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب کھوسہ ابن مکرم محمد جلال صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص کی شہادت۔ مکرمہ الحاجہ سسٹر نعیمہ لطیف صاحبہ
اہلیہ مکرم الحاج جلال الدین لطیف صاحب آف زائن، یو ایس اے کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 03 اکتوبر 2014ء بمطابق 03 اگست 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدرالفضل انٹرنیشنل 24 اکتوبر 2014 کے شکر یہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اپنی دلیل کو مسلمان گروہوں کے عملی نمونے پیش کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں جو بد قسمتی سے بعض مسلمان گروہ اور افراد دکھا رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ جب اسلامی تعلیم کی حقیقت قرآن کریم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے اور خلفائے راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونے کے حوالے سے پیش کی جائے تو ان پر حقیقت کھلتی ہے۔ اور جب یہ بتایا جائے کہ اس تعلیم کے لاگو کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور جماعت احمدیہ اس کا پرچار بھی کرتی ہے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتی ہے تو دنیا کی توجہ جماعت کی طرف پیدا ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ مخالف سے مخالف کے سامنے بھی جب احسن رنگ میں، اچھے رنگ میں یہ تعلیم پیش کی جائے اور عملی نمونے سے اس کے اظہار کی کوشش بھی کی جائے تو ایک غیر معمولی اثر لوگوں پر پڑتا ہے۔

بہر حال اس وقت میں اس تعلیم کی تفصیل میں جانے کی بجائے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی پہلی باقاعدہ مسجد کا افتتاح تھا۔ آپ سب نے میرا خطبہ بھی وہاں سے سنا ہوگا اور پھر شام کو مہمانوں کے ساتھ، غیروں کے ساتھ ریسپشن کا جو پروگرام تھا وہ بھی لائونشر کیا گیا تھا وہ بھی سنا ہوگا۔ اس میں میں نے اس اسلامی تعلیم کے حوالے سے کچھ باتیں کی تھیں اور عموماً غیروں کے سامنے میں اسی حوالے سے بات کیا کرتا ہوں جس کا غیروں پر غیر معمولی اثر بھی ہوتا ہے۔ وہاں گالوے آئرلینڈ میں بھی جو ہمارے مہمان آئے ہوئے تھے ان پر بھی اثر ہوا۔ اس کے علاوہ پریس انٹرویوز اور سیاستدانوں اور پڑھے لکھے طبقے کے ساتھ بھی اسلام کی تعلیم کے حوالے سے باتیں ہوئیں۔ ان پر بھی اثر ہوا جس کا اظہار ہر ایک نے کیا۔ آئرش لوگوں کی یہ خوبی ہے کہ مثبت یا منفی اظہار کھل کر کر دیتے ہیں۔ یا بات اگر پسند نہیں آئی تو پھر خاموش رہتے ہیں، بلاوجہ کی تعریف نہیں کرتے۔

آج میں اس دورہ کے حوالے سے کچھ باتیں، کچھ تاثرات ان لوگوں کے بیان کروں گا جس کو دیکھ کر، سن کر، پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور توفیق ملتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کا تعارف اور اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

جب میں وہاں آئرلینڈ میں پہنچا ہوں تو اگلے دن جماعت نے پارلیمنٹ ہاؤس میں سپیکر اور بعض

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ.
إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ. صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ.

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”اسلامی تعلیم کے رُو سے دین اسلام کے حصے صرف دو ہیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تعلیم دو بڑے مقاصد پر مشتمل ہے۔ اول ایک خدا کو جاننا جیسا کہ وہ فی الواقعہ موجود ہے۔ اور اس سے محبت کرنا اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگانا جیسا کہ شرط اطاعت و محبت ہے۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قومی کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔“ (تحفہ قیصریہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 281)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

”اسلام نے اپنی تعلیم کے دو حصے کئے ہیں۔ اول حقوق اللہ۔ دوم حقوق العباد۔ حق اللہ یہ ہے کہ اس کو واجب الاطاعت سمجھے۔ اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا کی مخلوق سے ہمدردی کریں۔ یہ طریق اچھا نہیں کہ صرف مخالفت مذہب کی وجہ سے کسی کو دکھ دیں۔“ (لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 281)

اس طرح کے بہت سے ارشادات اور تحریرات ہمیں ہمارے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں دیئے ہیں اور یہی حقوق اللہ اور حقوق العباد قائم کرنے کی تعلیم ہے جس کی دنیا کو آج ضرورت ہے اور یہی تعلیم ہے جسے ہم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں تو دنیا حیران رہ جاتی ہے اور جب اسلامی تعلیم کی مزید تفصیل پیش کی جاتی ہے، مزید جزئیات میں جا کر بیان کیا جاتا ہے تو سننے والوں کی حیرانی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عام طور پر غیر مسلم دنیا نے تو مخالفین اسلام کی طرف سے اسلام کے بارے میں یہی باتیں سنی ہیں کہ اسلام شدت پسندی اور حقوق غصب کرنے کا مذہب ہے اور وہ

بارے میں نظریہ یکسر تبدیل ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میرا ایک دوست سعودی عرب میں رہتا ہے وہ مجھے اسلام کے بارے میں جو باتیں بتاتا ہے اس کے برعکس میں نے یہاں خوبصورت اسلام کو دیکھا ہے۔ آپ کی باتیں سن کے مجھے پتا لگا کہ اسلام واقعی پر امن، محبت و پیارا اور ایک دوسرے کے لئے ہمدردی اور رواداری رکھنے والا مذہب ہے۔ میں نے مختلف لوگوں کے تھوڑے تھوڑے فقرے لئے ہیں۔ ڈپٹی میئر گالوے کا ڈونٹی کا کافی لمبا بیان ہے۔ تھوڑا سا حصہ بیان کر رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ”مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہوتے دیکھنا نہایت خوشی کی بات ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آئرلینڈ اور بالخصوص گالوے شہر اسلام احمدیت کو خوش آمدید کہتا ہے۔“ تو یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے۔ مخالفین بھی، دوسرے مذہب رکھنے والے بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔

پھر ڈپٹی سیکرٹری نیشنل پارلیمنٹ مائیکل پی کٹ (Michael P. Kitt) نے کہا: ”یہ بڑی خوبصورت تقریب تھی اور میرے پیغام کے بارے میں کہا کہ محبت اور امن کے بارے میں یہ خطاب میرے لئے بہت حوصلہ افزا ہے اور اس خطاب سے پتا چلتا ہے کہ محبت کے پیغام میں کتنی طاقت ہے۔“

پھر ایک مہمان جو تقریب میں آئے، کہتے ہیں کہ ”میں بہت خوش ہوں اور آپ کے محبت اور امن کے پیغام سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اس پیغام کو اپنے دیگر احباب تک پہنچاؤں گا۔“

پھر ایک مہمان ڈوری میک کینا (Deirdre Mc Kenna) کہتے ہیں کہ ”مختلف بیک گراؤنڈ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ متحد دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ کرے کہ آج کی یہ تقریب ہمارے معاشرے میں کشادہ دلی کی روایات کا آغاز کرنے والی ثابت ہو اور آئرلینڈ کے تمام لوگ اس کا حصہ بن جائیں تاکہ ہم باہم مثبت تعلقات استوار کرتے ہوئے زندگی گزارنا سیکھیں اور آئرلینڈ میں ایک بہترین مستقبل کی بنیاد پڑے۔“

تو یہ ہے جماعت کی خوبصورت تعلیم، اسلام کی خوبصورت تعلیم جو جماعت پیش کرتی ہے اور غیروں کو بھی مجبور کرتی ہے کہ وہ اس تعلیم کو اپنانے کی طرف توجہ دیں۔ پھر ایک مہمان نے کہا کہ ”اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل لوگ اسلام سے بہت خوفزدہ ہیں مگر اس تقریب نے ہم سب کو مذہبی برداشت کا درس دیا ہے۔ خلیفہ نے ہمیں اسلام اور قرآن کی محبت اور امن کی تعلیمات سے آگاہ کیا جو ہم سب کے لئے بہت اطمینان بخش تھا۔ آج کی تقریب سے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔“

پھر ایک مہمان جینی مک لین (Jenny Mc Clean) میرے خطاب کے بارے میں کہتے ہیں کہ ”انہوں نے بعض بہت ہی اہم امور کا ذکر کیا اور کہتے ہیں کہ ہر شخص جو خلیفہ کا خطاب سن رہا تھا بہت متاثر دکھائی دیا۔ اور یہ بھی اہم بات تھی کہ خلیفہ نے اپنے خطاب میں مسلمان دنیا میں موجود تضادات کا بھی ذکر کیا۔“ تو یہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کا پتا لگنے کے بارے میں بہت سارے لوگوں کے کومنٹس (comments) ہیں۔

پھر ایک یہ بھی ہے کہ ”یہ خطاب حکمت سے پُر اور دل کو چھو لینے والا تھا۔“ پھر ایک مہمان خاتون تھیں، کہتی ہیں ”جو امن کا پیغام دیا ہے اور جہاد کی وضاحت کی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں اور مسجد کا نام ہی معاشرے میں ہم آہنگی کو فروغ دے رہا ہے۔ یہاں آ کر اسلام کے متعلق مجھے ایک نئی قسم کی آگاہی ہوئی ہے۔“

پھر گالوے کا ڈونٹی کے ایک کونسلر ٹام ہیلی (Tom Healy) کہتے ہیں کہ ”اللہ کرے کہ آپ کا پیغام ساری دنیا میں گونجے اور آپ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی سفیر بنیں۔“

تو اس طرح یہ عیسائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عزت کر رہے ہیں اور اس پیغام کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو پہنچانے کی عداوت سے بچ رہے ہیں۔

پھر ایک خاتون مہمان جو ایجوکیشن فاؤنڈیشن ڈین کی ڈپٹی پرنسپل تھیں، کہتی ہیں کہ ”مجھے مسجد کا یہ نام مریم رکھنا بڑا اچھا لگا۔ اور اس خطاب سے مجھے پتا چلا کہ اسلام میں مریم کا کیا مقام ہے اور قرآن کریم میں حضرت مریم علیہا السلام کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ میرے نزدیک یہ بہت دلکش نکتہ ہے جو ان تمام عیسائیوں کو بتانا چاہئے جو اسلام کے خلاف بولتے ہیں۔ اسلام کے متعلق مجھے اتنا علم نہ تھا لیکن خلیفہ المسیح کا خطاب سن کر اب مجھ پر اسلام کا اتنا تازہ اثر قائم ہو گیا۔“

ایک جرنلسٹ خاتون مسز برتھا (Mrs. Bertha) آئی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ ”آج سے پہلے میں اسلام سے بالکل واقف نہ تھی۔ میں نے آج کا سارا دن مسجد مریم میں گزارا ہے اور خلیفہ کا خطبہ جمعہ اور مسجد مریم

پارلیمنٹ کے ساتھ ملاقات کا ایک پروگرام رکھا ہوا تھا جو بڑے اچھے ماحول میں ہوا۔ آئرلینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ کے سپیکر سے ملاقات ہوئی۔ بڑے ملنسار اور کھلے دل کے اور انسانی ہمدردی رکھنے والے انسان ہیں۔ انصاف پسند شخصیت ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرا جماعت سے تعارف ہے اور آپ کی جماعت کے کاموں کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اگرچہ یہ جماعت یہاں چھوٹی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال ہے۔ اپنے حوالے سے انہوں نے افریقہ کی بعض مشکلات اور مسائل کا بتایا کہ میں روانڈا میں گیا تھا تو وہاں بھی میں نے دیکھا ہے۔ بہر حال ان سے باتیں ہوئیں اور جماعت افریقہ میں ممالک میں جو خدمت کر رہی ہے اس کے بارے میں ان کو میں نے بتایا کہ کس طرح ہم ہسپتال، سکول چلا رہے ہیں۔ غریب لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کر رہے ہیں اور دوسرے رفاهی کام جو ہیں وہ کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ بغیر کسی تفریق مذہب و ملت کے ہو رہا ہے۔ جس چیز نے ان کو حیران کیا وہ یہ تھی کہ میں نے ان کو جب بتایا کہ ہمارے سکولوں میں مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے لیکن اس میں آزادی ہے کوئی زبردستی نہیں۔ ہر مذہب کے طلباء اپنے اپنے مذہب کی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ بائبل ناچ بھی پڑھائی جاتی ہے۔ یہ سن کر سپیکر صاحب نے بڑی حیرانی کا اظہار کیا کیونکہ عیسائی مشن کے جو سکول ہیں وہ زبردستی صرف عیسائیت کی تعلیم دیتے ہیں اور بائبل ناچ پڑھاتے ہیں۔ مسلمانوں کو بھی زبردستی پڑھنی پڑتی ہے۔ تو یہ سن کر کہ اس طرح کی آزادی ہماری طرف سے ہے ان کے لئے یہ بڑی حیرت کی بات تھی۔ پھر خود ہی دہشتگردی کے حوالے سے یہ بھی کہنے لگے کہ بعض جگہ عیسائیوں کی طرف سے بھی ظلم ہوتا ہے لیکن عیسائیت کو کوئی الزام نہیں دیتا۔ اس پر میں نے کہا یہی فرق ہے کہ مسلمانوں سے دنیا میں تعصب کا اظہار ہو رہا ہے کہ عیسائیت کی طرف سے اگر کوئی غلطی ہو تو عیسائیت کو بدنام نہیں کیا جاتا لیکن ایک مسلمان اگر کوئی غلطی کرتا ہے یا ظلم کرتا ہے تو اسلامی تعلیم کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بہر حال خود ہی یہ ان کا خیال تھا۔ اس لئے انہوں نے بڑی ہاں میں ہاں ملائی۔ اسی طرح پھر میں نے قریب پارلیمنٹ کے ساتھ بھی ملاقات ہوئی۔ وہاں ہمارے ایک ممبر

آف پارلیمنٹ ایمن کین (Eamon O'Cuin) ہیں جنہوں نے میرا تعارف بھی کرایا اور اس کے بعد جماعت کے کاموں کی تعریف کی۔ پرانے جماعت کو جانتے ہیں۔ وہاں کچھ سوال بھی ہوئے جہاں میں نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹنگوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور اس کا سارا تعارف کرایا۔ باقی باتیں بھی ہوئیں۔ یہ سیاستدان سمجھتے ہیں کہ شاید جماعت احمدیہ اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کرتی ہے اور اگر کبھی موقع ملے بھی تو ہم بات چیت کرنے کی طرف راغب نہیں ہوتے۔ اسی طرح ایک نے سوال کیا کہ کیا کوئی ایسا موقع کبھی ہوا ہے یا اگر پیدا کیا جائے کہ غیر از جماعت یا غیر احمدی علماء سے یا ان کے لیڈروں سے جو جماعت کے خلاف ہیں بیٹھ کر کسی پلیٹ فارم پر بات کی جائے تو میں نے کہا ہم تو ہمیشہ تیار ہیں اور اگر تم لوگ کوئی ایسا پلیٹ فارم مہیا کر سکتے ہو تو ہم وہاں بھی جانے کو تیار ہیں اور مجھے پتا ہے کہ وہ لوگ نہیں آئیں گے۔ گزشتہ دنوں یہاں ہی بی بی سی نے ایک پروگرام کرنا تھا۔ ہمارے ایک نوجوان جو ٹیم کے ممبر ہیں۔ ان کو انہوں نے بلایا کہ تمہارا موقف بھی سنیں گے اور دوسرے غیر از جماعت کو بھی بلایا۔ لیکن جب ان کو پتا لگا کہ احمدی وہاں آ رہا ہے تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا تو یہ تو ان کا حال ہے۔ کیونکہ پتا ہے کہ حقیقت ان کے پاس کچھ نہیں اور جو کچھ ہے اس کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے۔ پھر عورتوں کی آزادی کے حوالے سے بات ہوئی۔ ان کو سمجھا یا گیا تو ان کی کافی تسلی ہوئی۔ پھر فرقہ واریت کے بارے میں بھی انہوں نے سوال کئے کہ کیوں شیعہ سنی ہیں؟ اس پر میں نے ان کو بتایا کہ جس طرح یہودی اور عیسائی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اسی طرح اسلام میں بھی ہیں لیکن اسلام کے ان فرقوں کی پیٹنگوں تو پہلے سے ہی تھی اور یہی جماعت احمدیہ کی بنیاد کی وجہ ہے کیونکہ آنے والے نے ان سب فرقوں کو اکٹھا کرنا تھا جو کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ بہر حال ان ساری باتوں کا ان پر بڑا اچھا اثر

تھا۔ اس میں سے کچھ لوگ وہاں بھی آئے جو مسجد میں جمعہ والے دن ریسپنشن ہوئی تھی۔ تقریباً ایک سو سے زائد یہ مہمان تھے جن میں سے پانچ ممبران نیشنل پارلیمنٹ تھے۔ دو سینیٹرز تھے۔ سٹی کونسل کے ممبر تھے۔ چیف سپرنٹنڈنٹ گالوے پولیس تھے۔ بشپ گالوے کے نمائندے تھے۔ یہ خود بھی بشپ ہیں۔ کونسلرز، استاد، ڈاکٹر، انجینیر ز اور دکلاء وغیرہ مختلف لوگ آئے ہوئے تھے۔ بہر حال ایک اچھے ماحول میں یہ ریسپنشن بھی ہوئی۔

ایک مہمان سیاستدان جان ریبٹ (John Rabbit) ہیں۔ اس فنکشن کے بعد وہ کہتے ہیں کہ ”آج کی تقریب نے مجھے up lift کر دیا ہے۔ میں خلیفہ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میرا اسلام کے

پسند اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

Courtesy:

ALLADIN BUILDERS

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

وَسَّعَ مَكَانَكَ

الہام حضرت مسیح موعود

NAVNEET JEWELLERS

نوینت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments



خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص



Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بطور سینیٹر ان کا انتخاب ہوا۔ منسٹر آف سٹیٹ بھی رہ چکے ہیں۔ پھر 2002ء سے 2010ء تک منسٹر آف کمیونٹی اور Rural انفیزر بھی رہے۔ 2010ء میں منسٹر آف سوشل پروٹیکشن بنے۔ یہ کہتے ہیں کہ ”2010ء میں مجھے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں بھی شمولیت کا موقع ملا اور مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ آج یہ مسجد مکمل ہو گئی اور میں افتتاح کے لئے بھی آیا ہوں“۔ اور یہ جماعت کی محبت اور پیار کی تعلیم سے بڑے متاثر ہیں۔ کہتے ہیں کہ ”جماعت نے ہمیشہ یہ ثابت کیا ہے کہ یہ جماعت اپنے اعلیٰ مقاصد کے مطابق ہی کام کر رہی ہے۔ اس جماعت نے جس طرح بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کیا اور مختلف مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں“۔ مسجد کے سائونڈ سٹم کے لئے کمپنی کے مالک مسٹر فینٹن (Mr. Fintan) ایک عیسائی تھے، وہ آئے ہوئے تھے۔ دورے سے پہلے بھی کام کرتے رہے، بعد میں بھی۔ انہوں نے مجھے نمازیں پڑھاتے، جمعہ پڑھاتے بھی دیکھا تو کہتے ہیں کہ ”میں مذہباً یکتھو لک ہوں اور چرچ جاتا ہوں لیکن یہاں آ کر میں نے محسوس کیا ہے کہ میری زندگی میں ایک تبدیلی آ رہی ہے۔ مجھے مسجد آ کر ایک سکون محسوس ہو رہا ہے۔ چرچ میں تو مجھے آج تک خدا نہیں ملا لیکن جب سے یہاں میں نے خلیفہ اسٹیج کو نمازیں پڑھاتے دیکھا ہے تو مجھے یہاں خدا نظر آ رہا ہے۔ مجھے یہاں خدا مل گیا ہے۔ میں نے خلیفہ کے ساتھ سجدے کئے ہیں اور دعائیں کی ہیں“۔ اور باقاعدہ وہ ہمارے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔ کہتے ہیں ”مجھے نماز تو نہیں آتی لیکن جو حرکات تم لوگ کرتے تھے وہی ساتھ ساتھ میں کرتا تھا اور سجدے میں جا کے میں نے تم لوگوں کے لئے بہت دعا کی“۔

پھر پریس کے ذریعے بھی جو کہ تبلیغ کا، اسلام کا پیغام پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے بھی کافی کام ہوا۔ ان کا ایک ٹی وی TG4 ہے۔ اس میں خبر نشر ہوئی۔ اس میں مجھے خطبہ دیتے ہوئے دکھایا گیا۔ یہ پورے ملک کا چینل ہے اور ایک اندازے کے مطابق تقریباً پانچ ملین لوگ اس کو دیکھتے ہیں یا کہہ لیں پوری آبادی دیکھتی ہے۔ پھر آئی ای ریڈیو چینل ہے۔ آئی، ٹی وی چینل تو یہاں بھی سکانی پر آتا ہے۔ لیکن یہ ریڈیو ہے۔ ان کے سننے والوں کی تعداد بھی ایک ملین ہے۔ انہوں نے کچھ جمعہ بھی ریکارڈ کیا تھا اور جمعہ کے بعد پھر میرا انٹرویو بھی لیا تھا جس کو انہوں نے اپنے پروگرام میں بغیر کسی ایڈٹ کرنے کے تقریباً اسی طرح دکھا بھی دیا۔ پھر آئی ون کے نمائندے جنہوں نے انٹرویو لیا تھا۔ اسلام کے بارے میں سوال کیا کہ آپ کا نعرہ تو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے اور جو کچھ مسلمان دنیا میں ہو رہا ہے یہ آپ کو فکر مند یا پریشان نہیں کرتا؟ اس پر میں نے ان کو یہی کہا تھا کہ اسلام تو یہ سکھاتا ہے کہ کسی کا حق نہ مارو، کسی کی حق تلفی نہ کرو، کسی پر زیادتی نہ کرو اور ہم تو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور اسی بنیاد پر، اسی تعلیم پر ہمارا یہ ماٹو ہے۔ ہمیں اسلام نے یہ سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور جو اللہ ہے وہ رب العالمین ہے۔ تمام جہانوں کا رب ہے۔ سب کو پالنے والا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ رحمت للعالمین ہیں۔ جب ایک رب ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور ایک نبی ہے جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اسلام کی تعلیم میں کہیں بھی کسی کا حق مارنے اور ظلم کرنے کا ذکر ہو۔ پس یہ سب جھوٹ ہے اور اسلام کی تعلیم کی بنیاد ہی یہ ہے۔ بہر حال اس پر وہ کافی متاثر ہوئے۔ انہوں نے اس کو ریڈیو پر بھی دیا۔

پھر اور زیادتیوں کے بارے میں، طالبان وغیرہ کے بارے میں، ISIS کے بارے میں سوال کرتے رہے۔ میں نے یہی بتایا کہ سب غلط ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ دنیا کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں تو میں نے یہ ہی بتایا کہ دنیا جس تیزی سے فسادات میں ملوث ہو رہی ہے اس میں صرف اسلامی ممالک کا سوال نہیں ہے بلکہ اس میں یورپ کے ممالک بھی شامل ہیں اور اب یہ لپیٹ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اگر صبر اور تحمل کا مظاہرہ نہ کیا، اگر امن کے قیام کی کوششیں صحیح طرح نہ کی گئیں تو ایک بہت بڑی تباہی آئے گی جس کو قابو کرنا مشکل ہو جائے گا اور یہ تباہی تیسری جنگ عظیم ہے۔ اس کا بھی انہوں نے اپنی خبروں میں ذکر کیا۔

اسی طرح انہوں نے ہمارے آئر لینڈ جماعت کے صدر اور مبلغ انچارج کا انٹرویو بھی لیا۔ پھر گالوے ایف ایم ریڈیو ہے اس نے بھی نشر کیا۔ ان کی سننے والوں کی تعداد بھی ایک لاکھ پینتیس ہزار ہے۔ پھر آئر لینڈ کا نیشنل اخبار آئرش ٹائمز ہے۔ اس نے بھی 29 ستمبر کو خبر دی اور تقریباً پونے صفحے کی خبر تھی اور مسجد کی بڑی تصویروں کے ساتھ اور میری تصویر کے ساتھ دی۔ انٹرویو بھی اس نے آ کے لیا تھا۔ انٹرویو کے حوالے سے کچھ quote بھی اس نے بیان کئے۔ اس اخبار کے قارئین جو ہیں ایک لاکھ اکاسی ہزار ہیں اور انٹرنیٹ پر تقریباً چار لاکھ چوراسی ہزار سے زائد لوگ اس کو وزٹ کرتے ہیں، پڑھتے ہیں۔ بہر حال انہوں نے جب انٹرویو لیا کہ کیا فرق ہے؟ کیوں احمدیت قائم ہوئی اور آپ میں اور مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ تو اس کو

کے حوالے سے افتتاحی خطاب سنا ہے۔ میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ احمدی لوگ کس قدر خوش مزاج ہیں“۔ پس یہ نمونے ہیں جو متاثر کرتے ہیں، یہ نمونے بھی ہمیں دکھانے چاہئیں۔

پھر ایک آئرش خاتون کہتی ہیں کہ ”اسلام کے متعلق مجھے زیادہ علم نہ تھا مجھے صرف اس حد تک ہی علم تھا جو خبروں میں نظر آتا ہے یعنی خود کش دھماکے اور دہشتگردی۔ لیکن خلیفہ نے جس اسلام کا بتایا ہے وہ تو بالکل مختلف ہے وہ اسلام تو محبت اور امن کا پرکشش پیغام دیتا ہے“۔

ایک مہمان جو کونسلر بھی ہیں، کہتے ہیں کہ ”یہاں آنے سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ سارے مسلمان ایک ہی طرح کے ہیں۔ بالکل ایسے جس طرح میڈیا میں نظر آتا ہے کہ مسلمان دہشتگردی کر رہے ہیں اور ظلم کر رہے ہیں لیکن خلیفہ کا خطاب سن کر میں بہت متاثر ہوا۔ بالخصوص امن کا پیغام اور آپ کا یہ ماٹو دیکھ کر کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ”اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اس پر عمل بھی کرتی ہے جس کی وہ تبلیغ کرتے ہیں اور دنیا کو آج کل اس پیغام کی سخت ضرورت ہے۔ دنیا کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اسلام میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو صرف اور صرف محبت کا پیغام پھیلاتی ہے“۔ پس جہاں جہاں جب ہم یہ پیغام سنتے ہیں تو خوش نہ ہو جائیں بلکہ اسی طرح ہمارا احساس ذمہ داری بڑھتا چلے جانا چاہئے۔

ایک خاتون کونسلر کہتی ہیں کہ ”میرے خیال میں جب ہم اس تقریب میں آئے ہیں تو ہر شخص کچھ نہ کچھ tense ضرور تھا لیکن جب خلیفہ نے اپنے خطاب میں اس بات کا ذکر کر دیا کہ یہاں پر موجود بعض لوگ اسلام کے متعلق خوف و خدشات رکھتے ہوں گے تو جو نبی خلیفہ نے اس بات کا اظہار کیا، ہر ایک مطمئن سا ہو گیا اور پھر بڑے آرام سے یہ خطاب سنا“۔

پھر ایک اخباری صحافی کہتے ہیں کہ ”یہ خطاب سوچنے پر مجبور کرتا ہے“۔ کہتے ہیں کہ ”تقریر میں انہوں نے اسلام احمدیت کی وضاحت کی اور بتایا کہ بعض شدت پسندوں نے اسے بگاڑ دیا ہے۔ خلیفہ نے بڑے عمدہ رنگ میں اسلام کی امن، محبت اور برداشت کا مذہب ہونے کی تعلیم پیش کی اور یہ تقریر مدلل اور واضح تھی۔ یہ بھی سن کر بڑا علم حاصل ہوا“۔ کہتے ہیں ”میں گزشتہ گیارہ سال سے جماعت کو جانتا ہوں۔ جماعت انٹرفیٹھ پروگرامز بھی کرتی ہے“۔ لیکن ان کا یہ خیال تھا کہ شاید وہاں رہنے والے لوگ دکھانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ اصل تعلیم کچھ اور ہے۔ لیکن آج جب مجھے ملے اور سارا کچھ دیکھا تو جماعت کے بارے میں ان کی تسلی مزید بڑھی۔

ایک مہمان تھیں جو آئر لینڈ قومی اسمبلی کی ممبر ہیں۔ پہلے تو شکر یہ ادا کرتی ہیں۔ کہتی ہیں ”اپنے حلقے میں بہت سے احباب کو جانتی ہوں اور لوکل سطح پر یہ احمدی سارے بڑے فعال ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بڑا کردار ادا کر رہے ہیں۔ جماعت کی خواتین کی تنظیم بھی ہمیں چیریٹی دیتی ہے“۔

بہر حال یہ چیریٹی بھی ہر تنظیم کی طرف سے، جماعت کی طرف سے بھی ان تنظیموں کو دینی چاہئے۔ اس سے بھی تعارف بڑھتا ہے اور تعارف بڑھنے سے پھر تبلیغ کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

پھر گالوے کاؤنٹی کی ایک ڈویژن کے جو پولیس چیف سپرنٹنڈنٹ تھے، وہ کہنے لگے کہ ”اس میں شامل ہونا میرے لئے اعزاز کی بات ہے اور مجھے بخوبی علم ہے کہ اسلام احمدیت شدت پسندی پر یقین نہیں رکھتی۔ جو احمدی اسلام ہے جو حقیقی اسلام ہے یہ دوسرے مذہب کو برداشت کرنے کا درس دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جماعت احمدیہ نے اس مسجد کا نام حضرت مریم علیہا السلام کے نام پر رکھا ہے“۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ”میں اس بات پر خوش ہوں کہ آپ نے گالوے شہر کا انتخاب کیا“۔ پھر کہتے ہیں ”جماعت احمدیہ کو یوں بحیثیت پولیس افسر یہ یقین دلاتا ہوں کہ جس تعلیم کا آپ پر چار کر رہے ہیں آپ کو ہر قسم کا تحفظ دیا جائے گا“۔

پاکستان میں یا دوسرے ممالک میں ہماری مسجدوں کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اور عیسائی دنیا اس بات پر فخر کر رہی ہے کہ آپ نے ہمارے شہر میں مسجد بنانے کا انتخاب کیا ہے اور اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہر ایک کو عبادت کا حق ہے۔ انڈونیشیا میں یا پاکستان میں یا بعض جگہوں پر پولیس کی نگرانی میں تشدد کیا جاتا ہے۔ ان ملکوں میں عیسائی دنیا میں پولیس کے افسران کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کو ہر طرح کا تحفظ دینے کے لئے بھرپور کوشش کریں گے۔ اسلام کے یہ جو بنیادی اخلاق تھے ان کو اصل میں ان لوگوں نے اپنایا اور ہماری مسلمانوں کی اکثریت بھولتی جا رہی ہے۔

پھر ایک مہمان سیاستدان ایمن صاحب جو بڑے منجھے ہوئے سیاستدان ہیں۔ 1989ء میں پہلی مرتبہ

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

وَسَّعَ
مَكَانَكَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088

TIN : 21471503143

JMB

موجود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ یہ بیاہ کر 2000ء میں آئرلینڈ آئیں۔ یہاں آئرلینڈ میں لمبا عرصہ آپ کو لجنہ کی جزل سیکرٹری اور سیکرٹری مال کی خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح 2009ء سے اپنی وفات تک ایسٹ ریجن کی نائب صدر لجنہ مقامی کے فرائض بھی جانشانی سے انجام دیتی رہیں۔ یہاں مسجد یا سینٹر بھی نہیں تھا تو کوئی سال تک جمعہ کا انتظام ان کے گھر میں ہوتا رہا۔ مہمانوں کی تواضع انتہائی خوش اخلاقی سے کیا کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابندی، دعا گو، ملنسار، خوش مزاج، مہمان نواز، غریب پرور، خدمت خلق کے جذبے سے سرشار، ہر ایک سے حسن اخلاق اور حسن سلوک کرنے والیں صابرہ شاکرہ تھیں۔ چندہ میں باقاعدگی، مالی قربانیوں میں پیش پیش، بڑی مخلص اور نیک تھیں۔ کچھ عرصہ سے علیل چلی آ رہی تھیں۔ کینسر کی ان کو تکلیف تھی لیکن بڑے صبر اور حوصلے سے انہوں نے بیماری کے دن گزارے ہیں۔ کبھی کوئی ناشکری کا کلمہ زبان پر نہیں آنے دیا۔ بڑی ہمت کر کے مجھے بھی ملنے آئی تھیں۔ ان کے چھوٹے بچے ہیں۔ فکر تھی تو صرف یہ کہ میرے یہ بچے اس ماحول میں کہیں خراب نہ ہو جائیں۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ان بچوں کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے۔ یہ مسجد کے افتتاح میں بیماری کی وجہ سے تو نہیں جاسکیں اور بیٹھے کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا خداوند کے علاوہ ان کے دو بیٹے ہیں اور دونوں بچے وقف نو ہیں۔

جس شہید کا میں نے ذکر کیا ہے یہ مکرم مبشر احمد صاحب کھوسہ ابن مکرم محمد جلال صاحب آف سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص ہیں جن کو 22 ستمبر کو ساڑھے سات بجے رات ان کے کلینک میں جہاں یہ ہو میو پیٹھک کی بھی اور ڈسپنری کی بھی پریکٹس کرتے تھے ان کو نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ تفصیلات کے مطابق ڈاکٹر مبشر صاحب مالہی کالونی میر پور خاص ساگھڑ بانی پاس رنگ روڈ پر واقع اپنی کلینک پر معمول کے مطابق مریض چیک کر رہے تھے۔ خواتین کی طرف سے چیک کر کے مرد حضرات کی طرف آئے اور ابھی کرسی پر نہیں بیٹھے تھے کہ دو نامعلوم افراد موٹر سائیکل پر آئے اور ان میں سے ایک شخص نے کلینک میں داخل ہو کر مکرم مبشر احمد صاحب پر فائرنگ کر دی۔ فائرنگ کے نتیجے میں پانچ چھ گولیاں شہید مرحوم کے سر اور سینے میں لگیں جس سے موقع پر ہی ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ ڈاکٹر صاحب کے خاندان کا تعلق ڈیرہ غازی خان سے تھا۔ 1954ء میں ان کے والد مکرم محمد جلال صاحب نورنگر ضلع عمرکوٹ سندھ شفٹ ہو گئے تھے۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد مکرم محمد جلال صاحب کے ذریعے 1954ء میں ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ڈاکٹر صاحب شہید کے والد جب احمدی ہوئے تو گھر والوں نے انہیں گھر سے نکال دیا جس پر ان کو مکرم غلام رسول صاحب آف محمد آباد نے پناہ دی اور اپنی بیٹی محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ کے ساتھ شادی کر دی کہ محنتی اور مخلص انسان ہے۔ شادی کے بعد محمد جلال صاحب کنری چلے گئے۔ وہاں انہوں نے آٹا چکی کا کام شروع کیا۔ 1974ء میں مخالفین نے ان کی آٹا چکی کو آگ لگا دی۔ گھر کا سامان لوٹ لیا۔ گھر پر پتھر آؤ کیا۔ بہر حال شہید کے والد نے بھی سختیاں دیکھیں۔

یہ شہید 1967ء میں کنری میں پیدا ہوئے تھے۔ میٹرک تک تعلیم محمد آباد ضلع عمرکوٹ میں حاصل کی۔ وہاں جماعت کی زمینیں ہیں۔ اس کے بعد یہ کراچی اپنی نانی کے پاس چلے گئے۔ ایف۔ اے پاس کیا۔ پھر ڈی ایچ ایم ایس کا کورس کیا۔ ڈسپنری کا کورس کیا اور شادی کے بعد پھر 1995ء میں بچوں کی تعلیم کی خاطر میر پور خاص شفٹ ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد وہاں کلینک کا آغاز کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شہید مرحوم کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی۔ علاقہ کے وڈیروں اور بعض افراد کے فیملی ڈاکٹر کے طور پر تھے۔ ہو میو پیٹھک علاج بھی کرتے تھے۔ تمام لوگوں کو ان کے احمدی ہونے کا علم تھا مگر کبھی کسی نے مخالفت نہیں کی حتیٰ کہ کلینک کے ساتھ غیر از جماعت کی مسجد ہے۔ وہاں کے امام مسجد نے بھی کبھی جماعت کی مخالفت کی کوئی بات نہیں کی بلکہ ڈاکٹر صاحب سے ان کا اچھا سلوک تھا تو وہاں بعض مولوی صاحبان بھی ایسے ہیں جن میں اللہ کے فضل سے شرافت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مزید ہدایت دے۔ شہید مرحوم شہادت کے وقت سیکرٹری تربیت نومبائین کے طور پر خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کوئی تنظیمی اور جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب شہید کی امارت کے دور میں ضلعی عاملہ کے ممبر رہے۔ جو بھی نومبائین آتے ان کے کھانے کا انتظام کرتے۔ ان کے پاس کرایہ نہ ہوتا تو اپنی جیب سے کرایہ بھی دیتے۔ خدمت خلق کا بڑا شوق تھا۔ کشمیر کا زلزلہ آیا تو میڈیکل ٹیم کے ساتھ وہاں گئے۔ 22 دن تک خدمت کا موقع ملا۔ بہر حال قربانی کے میدان میں صف اول میں سے تھے۔ مہمان نواز تھے۔ اپنے ساتھیوں اور جماعتی عہدیداران کی دعوت کا اہتمام کرتے

میں نے بتایا کہ جو فرق ہے یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہے کہ ایسا زمانہ آئے گا اور اس زمانے میں پھر مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ مسلمانوں کی مسجدیں آباد تو نمازیوں سے پیشک ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ (الجامع لشعب الایمان جزء 3 صفحہ 317-318 فصل قال وینبغی لطالب العلم ان یکون تعلمہ... حدیث نمبر 1763 مکتبۃ الرشیدنا شرون 2004ء)

اور حدیث کی رو سے یہ ساری تعلیم جو ہے ان کو بیان کی۔ پھر یہ بھی میں نے بتایا کہ صرف یہ باتیں نہیں ہیں کہ خلافت کسی کے کہنے سے قائم ہو جائے یا ریفارمر آ گیا اور اس نے دعویٰ کر دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے نشانات بتائے تھے جس میں سے آسمانی نشانوں میں سے ایک نشان چاند اور سورج کا گرہن بھی تھا۔ (سنن الدارقطنی جزء 2 صفحہ 51 کتاب العیدین باب صفة صلاة الخسوف و الکسوف و ہیئتہما حدیث 1777 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

تو یہ ساری باتیں ان کو بتائیں جو انہوں نے نوٹ بھی کی تھیں۔ کچھ کا شاید ذکر بھی کیا ہے۔ اسی طرح مسجدوں کی آزادی اور تحفظ کے حوالے سے بھی کافی باتیں ہوتی رہیں۔ بہر حال مجموعی طور پر میڈیا نے تقریباً ہر لحاظ سے ریڈیو نے بھی، ٹیلی ویژن نے بھی، اخبار نے بھی کوریج دی اور پورے ملک میں یہ خبریں اچھی طرح پھیلیں اور جماعت کا اور اسلام کا تعارف ہوا۔ پس جہاں ہم مسجد بناتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی حقیقی تعلیم پھیلانے کے غیر معمولی سامان بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ظاہر ہوتی ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ میرے دوروں کو بھی غیر معمولی طور پر برکت بخشا ہے۔ یہ سب برکات و تائیدات اور تبلیغ اور تعارف کے جوئے راستے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق ہیں جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ ہماری تو معمولی کوشش ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عنایات ہوتی ہیں جن سے ہر احمدی ایمان و ایقان میں مزید مضبوط ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

”تعب ہے کہ اللہ تعالیٰ حق کے چکانے اور ہمارے اس سلسلہ کی تائید میں اس قدر کثرت کے ساتھ زور دے رہا ہے پھر بھی ان لوگوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔“ فرمایا: ”یہ بھی ایک عادت اللہ ہے کہ مکذبین کی تکذیب خدا تعالیٰ کے نشانات کو کھینچتی ہے“ آپ فرماتے ہیں کہ: ”ایک مخالف نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا کہ آپ کی مخالفت میں لوگوں نے کچھ کی نہیں کی مگر ایک بات کا جواب ہمیں نہیں آتا کہ باوجود اس مخالفت کے آپ ہر بات میں کامیاب ہی ہوتے جاتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 238-239۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یہ سوال ہمیں سمجھ نہیں آیا کہ ہم مخالفت کرتے ہیں اور کامیابی آپ کو ملتی چلی جاتی ہے۔ یہی سوال آج بھی ان لوگوں کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی تائیدات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہیں اور ان کو یہ دیکھنا نہیں چاہتے۔ ان کے نام نہاد علماء نے ان کی عقل پر ایسے پردے ڈالے ہیں کہ روشنی کے بجائے اندھیروں کی تلاش میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بار بار مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن پھر بھی توجہ نہیں۔ یہ جو قدرتی آفات ہیں، یہ مسلمانوں کی قابل رحم حالت ہے، قتل و غارتگری ہے ان کو اس بات کی طرف نہیں لے جاتی کہ سوچیں کہ یہ ہم پر کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہم اسلامی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بن رہے ہیں۔ اپنی ان حرکات سے ہم دنیا کو اسلام کی طرف کھینچ رہے ہیں یا متنفر کر رہے ہیں۔

بہر حال اللہ کرے کہ ان نام نہاد علماء اور خود غرض لیڈروں کے چنگل سے یہ مسلمان نکل کر اسلام کی خوبصورت تعلیم پر عمل کرنے اور اس کو پھیلانے والے بنیں اور اس امام کو قبول کریں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے بھیجا ہے۔ ہمارے تو یہ شہید بھی کرتے ہیں۔ ایک شہید ہوتا ہے لیکن اس کے نتیجے میں کیا ان کو سکون ملتا ہے، ان کے روزانہ نہیں تو کم از کم ہفتے میں سینکڑوں مر رہے ہیں۔ پاکستان میں ہی آپ دیکھ لیں۔ فساد ہے۔ ہر طرف بے چینی ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی اپنے فرائض کو پورے طور پر احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں۔

آج بھی میں ایک شہید کا جنازہ پڑھاؤں گا جن کو میر پور خاص میں شہید کیا گیا اور دو اور جنازے بھی ہیں۔

پہلے تو ایک جنازہ حاضر ڈاکٹر روبینہ کریم صاحبہ کا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سارے جنازے ہوں گے۔ یہ ڈاکٹر عبدالنعم صاحب (آئرلینڈ) کی اہلیہ تھیں۔ یہ 27 ستمبر کو بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ مکرم محمد کریم قریشی صاحب راولپنڈی کی بیٹی تھیں اور حضرت حافظ محمد امین صاحب صحابی حضرت مسیح

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”انسان اصل میں انسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا

سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 15 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تپاپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگ، کرناٹک

نیواشوک جیولرز تادیان

New Ashok Jewellers

Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab

9815156533, 8054650500, 01872-221731

E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں احمدیوں کو ہر لحاظ سے اپنی حفاظت میں رکھے۔ ان کے بھائی بھی لکھتے ہیں کہ بڑے حکمت سے سارے خاندان کے کام سلجھانے والے تھے۔ اور تمام خاندان والے ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ اپنے بہن بھائیوں کا خیال رکھنا ان کی تعلیم کا خیال رکھنا۔ ایک بہن کے کچھ مالی مسائل تھے۔ ان کے خاندان کو کسی وجہ سے جیل جانا پڑ گیا۔ بچوں کا بڑا خیال رکھا۔ نومبا لعین کی خدمت میں ہر وقت مصروف رہنے والے تھے۔ تیسرا جنازہ جو ہے الحاجہ سسٹر نعیمہ لطیف صاحبہ کا ہے۔ یہ مکرم الحاج جلال الدین لطیف صاحب صدر جماعت زائن اور نائب صدر انصار اللہ یو ایس اے کی اہلیہ تھیں۔ کچھ عرصہ سے کافی زیادہ بیمار تھیں۔ 23 ستمبر 2014ء کو نماز ظہر کی تیاری کر رہی تھیں تو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

سسٹر نعیمہ لطیف 21 مئی 1939ء کو ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ آپ نے ویسٹ ورجینیا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر کے امریکن آرمی کے شعبہ میڈیکل میں رضا کارانہ طور پر کام شروع کیا۔ جنگ کے دوران زخمی ہونے والے فوجیوں کی دیکھ بھال کا کام کیا۔ معاشرے میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی، قانون کی پاسداری اور امن پسند خاتون تھیں۔ 1974ء میں احمدیت قبول کی اور خود مطالعہ کر کے بڑی تیزی سے ایمان و اخلاص میں ترقی کی۔ یہاں تک کہ یو کے کے جلسہ سالانہ 2000ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی سے ملاقات ہوئی تو حضور نے ان کو فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے جیسے آپ پیدائشی احمدی مسلمان ہیں۔ سسٹر نعیمہ نے اپنی زندگی میں کبھی نماز جمعہ نہیں چھوڑی۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہونے والی تھیں۔ رمضان کے روزے کبھی نہیں چھوڑے۔ اس کے علاوہ سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے باقاعدگی سے ہفتہ وار نقلی روزے بھی رکھتی تھیں۔ اعین کاف میں بیٹھنے کا بھی انہیں موقع ملتا رہا۔ خدمت خلق کے کاموں میں پیش پیش تھیں۔ ضعیف کمزور لوگوں کو خود مسجد نہیں پہنچ سکتے تھے۔ انہیں باقاعدگی سے سواری مہیا کرتیں۔ 2002ء میں اپنے خاندان اور جماعت امریکہ کے بڑے وفد کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔ اپنے بچوں کو جمعہ کی نماز میں شامل کرنے کے لئے سکول سے چھٹی کرواتی تھیں۔ اپنے گھر میں فجر کی نماز کے بعد سارے خاندان کو تلاوت قرآن پاک کی عادت ڈالی۔ مغرب کی نماز جو گھر میں باجماعت ادا ہوتی تو ان کے بچوں کے ساتھ محلے کے بچے بھی شامل ہو جایا کرتے تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتیں۔ جب بھی کوئی زیور آپ کے میاں کی طرف سے تحفہ ملتا تو مساجد کے لئے چندے میں دے دیتیں۔ عمر کے آخری حصے میں اپنے خاندان کو کہا کہ آپ نے جو تحفہ دینا ہوتا ہے وہ میں مسجد فنڈ میں دے دیتی ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ تحائف خریدنے کے بجائے براہ راست میری طرف سے یہ رقم مسجد فنڈ میں دے دیا کریں۔ اخلاص سے بھری ہوئی ایسی خواتین بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائی ہیں۔ بہت منکسر المزاج تھیں۔ غیبت سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ آپ کی موجودگی میں اگر کوئی عورت کسی دوسری عورت کے متعلق منفی رنگ میں بات کرتی تو بلا تردد کہہ دیا کرتی تھیں کہ میں کسی کا گوشت کھانا نہیں چاہتی۔ چنانچہ کسی کو آپ کے سامنے غیبت کرنے کی جرأت نہ تھی۔ کاش کہ یہ عادت نہ صرف عورتوں میں بلکہ مردوں میں بھی پیدا ہو جائے تو بہت قسم کے جھگڑے جو ہیں فساد جو ہیں رنجشیں جو ہیں وہ ہماری جماعت میں سے دور ہو جایا کریں۔

خلافت اور خلیفہ وقت سے عشق کی حد تک پیارتھا اور خلیفہ وقت کی اطاعت کو اولین ترجیح دیتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے امریکہ کے دورے کے دوران ایک یونیورسٹی میں پردے کی اہمیت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خطاب سن کر اسی وقت حجاب لے لیا اور اس زمانہ میں اپنے علاقہ میں واحد خاتون تھیں جو اسلامی پردے میں نظر آتی تھیں۔ دعا کے لئے باقاعدہ لکھا کرتی تھیں۔ بڑا تعلق رکھنے والی تھیں۔ یہاں بھی جلسوں پہ آتی ہیں۔ کئی دفعہ مجھے ملتی رہیں۔ بڑا اخلاص اور وفا کا ان کا تعلق تھا۔ نیشنل سیکرٹری وقف جدید، صدر لجنہ نارتھ جرسی جماعت اور یو ایس کی نیشنل رشتہ ناطہ ٹیم کی ممبر کے طور پر ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کے پسماندگان میں خاندان مکرم جلال الدین لطیف صاحب کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ تمام بچے سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے والے اور جماعتی عہدوں پر فائز ہیں۔ پورا خاندان ہی اللہ کے فضل سے انتہائی وفا کا تعلق رکھنے والا ہے۔ جلال صاحب خود بھی، بچے بھی خدمت کرنے والے ہیں۔ ان کی بیٹی تو میرے خیال میں سب سے زیادہ اخلاص و وفا میں بڑھی ہوئی ہے۔ ہر سال یہاں جلسے پہ آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان سے پیار اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے خاندان اور بچوں کو بھی حوصلہ دے اور صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ ان کی مشکلات دُور فرمائے۔

ایک جنازہ کیونکہ حاضر بھی ہے اس لئے نماز جمعہ کے بعد میں باہر جا کے نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ احباب یہیں مسجد میں ہی صفیں درست کر کے نماز پڑھیں۔ ☆.....☆.....

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

تھے۔ انتہائی سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت، عشق کا تعلق تھا۔ اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ باجماعت نمازی تھے۔ نفل پڑھنے والے تھے۔ درود پڑھنے والے تھے۔ ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرتے۔ ہمیشہ درگزر سے کام لیتے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور بڑے باوقار اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ سینتالیس سال کی عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور سیکرٹری مال کہتے ہیں اور سیکرٹری وصایا نے بھی بتایا کہ ڈاکٹر صاحب چندہ کی ادائیگی میں ہمیشہ فعال تھے۔ ہمیشہ اپنے بجٹ سے زیادہ اور بروقت چندہ وصیت ادا کیا کرتے تھے۔ اعلیٰ تعلیم بچوں کو دلوانے کا شوق تھا۔ ان کی دو بیٹیاں اس وقت میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ دو بیٹے بھی زیر تعلیم ہیں۔ درود شریف کی، دعاؤں کی میں نے بات کی۔ ان کو پان کھانے کی عادت تھی تو انہوں نے پان کھانے کی عادت اس لئے ترک کر دی کہ جب ہر وقت، درود شریف پڑھنا ہو، زیادہ ورد کرنا ہو تو پان جو ہے اس میں روک بنتا ہے۔ ان کے چھوٹے بھائی محمد بلال نے شہادت سے چند روز قبل ایک خواب میں دیکھا کہ ان کے بھائی ایک چھت پر مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی شہید کے ساتھ ایک طرف کونے میں کھڑے ہیں اور باقی لوگ دوسری طرف کھڑے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب شہید کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ تمام بہن بھائیوں میں یہ اونچے مقام پر کھڑے ہیں۔ شہید مرحوم کے لواحقین میں والد مکرم جلال احمد صاحب اور والدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے علاوہ اہلیہ محمودہ بیگم، دو بیٹیاں عزیزہ مدیحہ بلوچ جو اسد اللہ رند صاحب مربی سلسلہ کراچی کی اہلیہ ہیں۔ یہ کراچی میں میڈیکل کی تعلیم بھی حاصل کر رہی ہیں۔ اور عزیزہ ناجیہ نگار، اکیس سال، یہ بھی حیدرآباد میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ دو بیٹے ہیں۔ اٹھارہ سال کا ایک بیٹا ہے ایف ایس سی کی ہے اور اب آگے مزید انٹری ٹیسٹ کی تیاری کر رہا ہے۔ ایک بیٹا پندرہ سال کی عمر کا ہے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو، بیوی کو، والدین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور بچوں کا حامی و ناصر ہو اور جو خواہشات یہ اپنے بچوں کے بارے میں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو پورا فرمائے۔

مبشر صاحب شہید کے بارے میں عطاء الوحید باجوہ صاحب جو جامعہ ربوہ میں پڑھاتے ہیں کہتے ہیں کہ میرا تعلق بھی میر پور خاص سے ہے۔ وہاں ہمارا گھر مکرم ڈاکٹر صاحب کے گھر کے قریب ہی ہے۔ اس وجہ سے ڈاکٹر صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ بہت خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے مسکرا کر بات کرتے۔ کسی مجلس میں بیٹھے ہوتے تو فوراً اس کا حصہ بن جاتے اور اپنے دلچسپ انداز گفتگو سے محفل کو کشت زعفران بنا دیتے۔ تمام واقفین زندگی اور خاص طور پر مریمان سلسلہ کا بہت احترام کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ موسم گرما میں جب بھی میں میر پور خاص جاتا تو مسجد میں آپ سے ملاقات ہوتی اور بحیثیت واقف زندگی بڑی عاجزی اور انکساری سے ملتے حالانکہ عمر میں میرے سے بڑے تھے لیکن مرئی ہونے کی وجہ سے اتنا احترام کرتے کہ مجھے اس پر شرمندگی محسوس ہوتی۔ چہرے پر غصہ، تنگ نظری کے آثار کبھی نہیں دیکھے۔ ہمیشہ مسکراتے اور بارونق چہرے کے ساتھ ملتے۔ علاقے کے لوگ بھی حیران ہیں کہ کس وجہ سے شہید کیا گیا ہے؟ ایک ہمدرد انسان تھے۔ خدمت انسانیت کا جذبہ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ لوگوں کی طرف سے اس بات کا برملا اظہار آپ کی شہادت کے موقع پر بھی ہوا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے بچوں میں بڑا حوصلہ ہے۔ میں نے بیٹے سے افسوس کیا۔ میرا خیال تھا کہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے تو شاید جذباتی نہ ہو جائے لیکن بالکل نہیں رویا، کوئی جذباتی نہیں ہوا اور مجھے کہنے لگا کہ مرئی صاحب! میر پور خاص کی دو شہادتیں ہو گئیں۔

سابق صدر لجنہ بیان کرتی ہیں کہ شہادت کے موقع پر غیر از جماعت بھی افسوس کے لئے آئے۔ دو غیر از جماعت عورتیں تعزیت کے لئے آئیں۔ ان کا تعلق اس علاقے سے تھا جہاں ان کا کلینک تھا۔ کہتی ہیں ہم بھی ڈاکٹر صاحب سے دوائی لیا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں ایک دفعہ ایک غریب عورت ڈاکٹر صاحب کے پاس دوائی لینے کے لئے آئی۔ آپ نے اسے دوائی دی اور کچھ پرہیز بتایا۔ اس پر اس عورت نے بادل نخواستہ کہا۔ اچھا۔ اس کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ایسا نہیں کرے گی کیونکہ وہ غریب تھی پچاری تو مبشر صاحب شہید فوراً سمجھ گئے۔ اور اسے فیس بھی واپس کر دی اور کچھ رقم بھی دی اور کہا کہ لو ان پیسوں سے تم نے یہ چیزیں لینی ہیں۔ علاج مکمل کرنا خوراک کا خیال رکھنا۔ ان عورتوں نے کہا کہ آپ لوگ جو انسانیت کی خدمت کرتے ہیں تو یہ غیر از جماعت، یہ احمدیوں کے مخالفین، آپ لوگوں کو ہی چُن چُن کر مارتے ہیں۔

بہر حال ان کا خیال ہے کہ یہ ظالمانہ اور درندگی سے بھری ہوئی حرکات سے وہ ہمارے ایمان کو کچھ کمزور کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد کئی خط مجھے آئے ہیں کہ ہم اپنے ایمان پر قائم ہیں اور کوئی فکر کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک شہید کے بدلے ہزاروں احمدی عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے۔ بہر حال ہمیں

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers



جے کے جیوئلرز۔ کشمیر جیوئلرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery



بقیہ: خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ اول

اوپر چھہ ہتھکنڈے استعمال کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں اور جو مخالفت اور دشمنی کے بازار گرم کئے گئے اور کئے جا رہے ہیں اس کی مثال دنیا کے کسی مذہب اور اس کے پیٹرو اور رسول کی مخالفت میں نہیں ملتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات جو مجسم رحمت اور برکت تھی اور ہے اور قیامت تک رہے گی اس پر جو جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے غلاظت اور گند اچھالنے کی کوشش کی گئی اور کی جاتی ہے وہ کسی اور نبی پر نہیں ہوئی۔ ظاہری گند بھی آپ کی زندگی میں آپ پر پھینکا گیا۔ مختلف موقعوں پر تکلیفیں دی گئیں تاکہ اس سے دشمنوں کے دلوں کی آگ ٹھنڈی ہو۔ اور آپ کی زندگی میں آپ پر غلط الزامات بھی لگائے گئے اور آپ کے پیاروں پر بھی لگائے گئے کہ اس سے لوگوں کو آپ سے متنفر کیا جائے اور آپ کے مقام و مرتبہ کو گرایا جائے۔ پھر آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لکھنے والے آپ کے خلاف لکھ کر کتابوں کے انبار لگاتے چلے جا رہے ہیں تاکہ آپ کی ذات اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کو اور آپ کی اُمت کو بدنام کیا جائے۔ پس دشمن گزشتہ تقریباً پندرہ صدیوں سے کبھی آپ کی ذات پر گند اچھالنے پر لگا ہوا ہے کبھی اسلام کی تعلیم پر گند اچھالنے پر لگا ہوا ہے۔ کبھی اسلام کو ظلم زیادتی اور حقوق غصب کرنے اور شدت پسندی کا مذہب کہا گیا ہے اور اس طرح اسلام کی ترقی کو اپنے زعم میں ان لوگوں نے روکنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود اسلام اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ترقی ہی کرتا چلا گیا۔ آج بھی باوجود مخالفین اور میڈیا کے بے انتہا اسلام مخالف پراپیگنڈہ کرنے کے ترقی کر رہا ہے۔

انبیاء کی مخالفتیں ان کی زندگیوں میں بے شک ہوئیں لیکن ان کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد یا کچھ عرصے بعد یہ مخالفتیں ختم ہو گئیں۔ ان کے دین بھی روایتی دینوں اور قصوں کہانیوں میں تبدیل ہوتے چلے گئے۔ کسی کی شریعت اپنی اصلی حالت میں قائم نہیں رہی۔ نہ ہی کسی کی کتاب آج اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ نہ ہی کسی کی شریعت کے بارہ میں اس کے شارع کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے محفوظ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ یہ صرف اور صرف آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جن سے خدا تعالیٰ نے آپ پر نازل ہونے والی کتاب کی خود حفاظت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے جو اصلی حالت میں آج پندرہ سو سال کے بعد بھی محفوظ ہے۔

پس آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً پندرہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اس تندہی سے اور شدت سے جو مخالفت ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کی لائی ہوئی شریعت ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی اسی طرح زندہ نبی ہیں جس طرح چودہ سو سال پہلے تھے اور قیامت تک آپ ہی زندہ نبی رہیں گے اور آپ کی شریعت ہی اپنی اصلی

حالت میں قائم رہے گی کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت خود اپنے ذمہ لی ہے۔

پس مخالفین اسلام بجائے اس کے کہ اسلام پر اور آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر الزام لگائیں انصاف کی آنکھ کو استعمال کرتے ہوئے اس تعلیم کی حقیقت کو دیکھیں۔ اگر مسلمانوں کے چند گروہوں کے عمل ایسے ہیں جو اسلام کی تعلیم کو بدنام کر رہے ہیں یا مخالفین اسلام کو اسلام پر انگلی اٹھانے کا موقع دے رہے ہیں تو یہ بھی قرآن کریم اور آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ثبوت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا تھا اور آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں بتا دیا تھا کہ انحطاط جو انسانی زندگی کا حصہ ہے ایک وقت کے بعد اس کا اثر مسلمانوں پر بھی ہوگا اور ایک لمبا عرصہ رہے گا لیکن اس کے باوجود جو شریعت قرآن کریم کی صورت میں آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اس کی حالت اسی طرح مستند رہے گی جس طرح وہ اپنے نزول کے وقت تھی۔ اور پھر یہ بھی وعدہ ہے کہ آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عاشق صادق اور غلام صادق بھیجا جائے گا جو آخرین کو اولین سے ملائے گا۔ قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو حقیقی رنگ میں دنیا کو دکھائے گا۔ آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے حسن و احسان کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا جو ہر مخالف اور معاند کا منہ بند کر دے گا، جو ہر حملہ آور کی تلوار کے سامنے دلائل کی چٹائیں کھڑی کر کے اسے کند کر دے گا اور دشمن ناکام و نامراد ہوگا۔ اور ہم گواہ ہیں کہ 125 سال پہلے ہم نے وہ نظارہ دیکھا کہ اسلام اور آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملے کے جواب اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اس جبری اللہ نے ایسے مضبوط دلائل اور براہین کے ساتھ دیئے کہ جو مخالف بھی مقابل پر آیا اسے میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور آج بھی اس جبری اللہ کی قائم کردہ جماعت ہی ہے جو نہ صرف مخالفین کے جواب دے کر ان کے منہ بند کر رہی ہے بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلا رہی ہے۔

بعض مسلمانوں کی اسلام کی تعلیمات کے بارے میں خود ساختہ تشریحیں اور تفسیریں اس بات کی دلیل نہیں کہ اسلام اور آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم شدت پسندی اور ظلم کی تعلیم ہے۔ ہر قوم میں خود غرض اور نفس پسند اور نفس پرست ہوتے ہیں۔ یہ ایسے لوگوں کی باتیں ہیں جو لوگ اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اور یہ ایسے لوگوں کی باتیں ہیں جو ایسے ذاتی مفاد حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والوں کے پیچھے چلتے ہیں۔ وہ کم علمی اور جہالت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا حقیقی تعلیم تو حسن و احسان کی تعلیم ہے جس کو دکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں

آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا جو مسیح موعود اور مہدی معبود کے منصب کے ساتھ آیا۔ پس آج جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کی تصویر پیش کر رہی ہے اور اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ کوشاں ہے۔ ہمارے مقاصد حکومتوں پر قبضہ کرنا نہیں۔ ہمارے مقاصد حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق انسانوں کو اللہ تعالیٰ کا صحیح عابد بنانا ہے۔ ہمارے مقاصد دنیا کی دولتیں سمیٹنا نہیں۔ ہمارے مقاصد آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے ہمدردی مخلوق اور خدمت انسانیت کرنا ہے۔ ہمارے مقاصد ظلم و بربریت کے مظاہرے کرتے ہوئے معصوموں اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا یا یرغمال بنانا نہیں بلکہ ہمارا مقصد آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم اور آپ کے اس اُسوہ حسنہ کے مطابق رحمانیت کے جلوے دکھانا ہے۔ اور یہ رحمانیت کسی خاص قوم یا مسلمانوں سے خاص نہیں ہے بلکہ رُوئے زمین پر بسنے والے ہر انسان بلکہ ہر مخلوق کے لئے فیض عام ہے۔ پس وہ لوگ جو بغیر سوچے سمجھے اسلام اور بانی اسلام پر اعتراض کرتے ہیں، دلائل سے ان کے منہ بند کرنا اور عمل سے ان کے منہ بند کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ ہم نے دنیا کو بتانا ہے کہ رُوئے زمین پر نہ ہی آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے اور نہ بعد میں کوئی ایسا شخص تھا، نہ ہوگا جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہو۔

اس وقت میں نے جو آیات تلاوت کی ہیں ان میں رحمت اور رحمانیت کی اس تعلیم کا ذکر ہے جو اسلام کی تعلیم ہے۔ اور ان آیات میں آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا ذکر ہے جس کا اظہار انسانیت کے لئے درد کی وجہ سے آپ سے ہوتا تھا۔ جہاں یہ رحمت انہوں کے لئے ہے وہاں یہ رحمت غیروں کے لئے بھی ہے اور رحمانیت کا جذبہ ہی ہے جو ہر جگہ سلامتی بکھیرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ۔ یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو۔ پھر فرمایا اور صرف یہی نہیں کہ تمہارا کسی قسم کی تکلیف میں پڑنا اسے شاق گزرتا ہے یا یہ بات اسے بے چین کر رہی ہے کہ تمہارے عمل تمہیں ایک تکلیف میں ڈالیں گے۔ تم خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو کر اپنی دنیا و عاقبت برباد کرو گے۔ صرف سوچ کی حد تک اس رسول کی تکلیف نہیں ہے بلکہ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ۔ وہ تمہاری بھلائی چاہتا ہے اور

تمہارے لئے خیر کا بھوکا ہے۔ پس اگر وہ اپنا محبت اور سلامتی کا پیغام تم تک پہنچاتا ہے تو کوئی اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ صرف اور صرف تمہارے درد میں۔ اس رسول کی تبلیغ صرف اس لئے ہے کہ اے کافر اور انکار کرنے والو! تم خدا تعالیٰ کی حکومت میں آ کر حقیقی امن اور سلامتی اور رحمت کو سمجھنے والے بن سکو کیونکہ خدا رحمان ہے۔ پس باوجود اس کے کہ کفار نے آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرح تکلیفیں دیں، مشکلات میں ڈالا، زندگی کی سہولیات سے محروم کیا، آپ کے پیاروں پر ظلم کئے، ان کو شہید کیا، حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قتل کرنے کے منصوبے بنائے اور ان پر جنگیں ٹھوسی گئیں لیکن یہ نبی جو سراپا محبت اور امن اور سلامتی ہے، ان سب کے باوجود اے کافر و تمہاری بھلائی اور خیر کا متنی ہے۔

کسی چیز کو تکلیف اٹھا کر حاصل کرنے کو حریص کہتے ہیں۔ پس آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں اپنی جان کو ہلاک کر کے، اپنا اور اپنے صحابہ کا جانی اور مالی نقصان برداشت کر کے، یہ سب کچھ برداشت کرنے کے باوجود بھی ایک ہی تڑپ رکھتے تھے کہ ان مخالفین اور دشمنوں کو کسی طرح خیر پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل انسانوں کے لئے شفقت اور محبت سے اس قدر بھرا ہوا تھا کہ اس کی مثال دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔ پہلے نہ ماننے والوں کا ذکر کر کے آخر میں پھر مومنوں کا بھی اس آیت میں ذکر فرمایا گیا ہے جو آیت میں نے پہلے تلاوت کی کہ مومنوں کی تکلیف دیکھ کر ان پر بھی مہربان ہوتا ہے اور بار بار رحمت کرتے ہوئے ان پر متوجہ ہوتا ہے۔

پس جس رسول کے ظلم کے قصے یہ ظالم دنیا کو بیان کر کے آج بھی مخالفت اور نفرتوں کے شعلے بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کا تو یہ حال ہے کہ غیروں کی بھلائی کے لئے بھی بے چین ہے اور انہوں کی تکلیف دیکھ کر بھی وہ محبت، مہربانی اور رحم کے جذبات سے پُر ہو کر انہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے آنے کی خوشخبریاں دے رہا ہے۔ کیا آج دنیا میں ایسی کوئی مثال ملتی ہے؟ لوگ انہوں سے تو مہربانی اور محبت اور رحم کے جذبات رکھتے ہوئے سلوک کرتے ہیں لیکن غیروں کے لئے حریص نہیں ہوتے۔ ان کے لئے بے چین نہیں ہوتے۔ ان کے لئے اپنی راتوں کی نیندیں حرام نہیں کرتے کہ ان کو ظلموں سے روک کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچائیں۔ پس یہ سبق ہے ان مسلمانوں کے لئے بھی چاہے وہ حکمران ہیں یا مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں اور اپنا نام نہاد اسلام

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔



نافذ کرنا چاہتے ہیں کہ بجائے ظلموں کے پیار اور محبت سے، حکمت سے اسلام کی خوبصورتی بیان کرو۔ کلمہ گوؤں سے مہربانی کا سلوک کرو اور بار بار رحم سے ان کی طرف متوجہ ہو۔ کسی کلمہ گو کا عمداً قتل اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جہنم میں لے جاتا ہے۔ پس یہ بھی اس رسول کی رافت اور رحم ہے جو اللہ تعالیٰ کی رافت اور رحم کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ جس کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان انعامات سے محروم نہیں کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ تھے بلکہ قیامت تک اس رافت اور رحیمیت کا سلسلہ قائم فرما دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر اسلام پر ہونے والے ہر حملے کو روک دینے کا سامان پیدا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیج کر جہاں مسلمانوں کے لئے اس فیض کو جاری رکھا وہاں اسلام پر ہونے والے الزامات کی بھی نفی کر دی کہ اسلام تشدد اور بے رحمی کا مذہب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو داغدار کرنے کی کوشش کرنے والے ہر شخص کا منہ بند کر دیا جو آپ پر ظلم اور بربریت کا الزام لگاتا ہے۔ آپ نے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ثابت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنوں اور غیروں کے لئے سراپا رحمت تھے۔ آج دنیا میں ہمدردی کے دعوے کرنے والے، رحم کے دعوے کرنے والے، بھلائی اور خیر چاہنے والے اپنوں کے لئے تو سب کچھ چاہتے ہیں لیکن دوسروں کے لئے بھلائی نہیں چاہتے۔ اب آجکل جو فلسطین کی تنظیم حماس اور اسرائیل کی جو جنگ چل رہی ہے اس میں کیا یہ نمونے نظر نہیں آتے۔ اسرائیل کی بمباری سے سینکڑوں فلسطینی بچے شہید ہو گئے۔ کوئی ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ پچھلے دنوں حماس کی راکٹ فائرنگ سے ایک اسرائیلی بچہ مر گیا تو اسرائیل کے وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ ہم اس کا بدلہ لیں گے اور چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب پھر کچھ معاملہ بہتری کی طرف جا رہا ہے اور اللہ کرے کہ بہتری کی طرف جاتا رہے۔ بہر حال اس نے کہا ہم نہیں بیٹھیں گے اور جو بدلہ لیتے ہیں تو بدلے کی کوئی حد بھی نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس بچے کا قتل جائز ہے جو حماس کی فائرنگ سے مرا ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس طرح سراپا رحمت ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جنگوں میں بھی کسی عورت کو، کسی بچے کو حتیٰ کہ کسی مرد کو بھی جو جنگ میں حصہ نہیں لے رہا قتل نہیں کرنا۔ کیونکہ یہ ظلم ہے۔

(ماخوذ از السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب السیر باب ترک قتل من لا قتال فیہ من الرهبان والکبیر وغیرہما حدیث 18663 جلد 9 صفحہ 153 مطبوعہ مکتبۃ الرشید 2004ء)

پس اسلام نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ظلم کو ظلم ہی کہا ہے چاہے کسی کی طرف سے ہو۔ لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اسلام پر الزام لگانے

والے خود اپنے عمل نہیں دیکھتے۔ ظلم پر ظلم ہوتا ہے اور کسی بڑی طاقت کو یہ جرأت نہیں کہ اس ظلم کے خلاف یہ آواز اٹھائے جبکہ ہمارا پیار رسول تو ہر ایک کے لئے پیار کے اور رحمانیت کے جلوے دکھا رہا ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”اعجاز مسیح“ میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ فَأَشَارَ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ عَزِيزٌ وَ فِي قَوْلِهِ حَرِيصٌ إِلَى أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَظْهَرُ صِفَتِهِ الرَّحْمَانِ بِفَضْلِهِ الْعَظِيمِ۔ لِأَنَّهُ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ كُلِّهِمْ وَلِنُوعِ الْإِنْسَانِ وَالْحَيَوَانِ۔ وَأَهْلِ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ۔ ثُمَّ قَالَ بِأَلْمُومِينَ رُءُوفٌ وَفِ رَحِيمٍ۔ فَجَعَلَهُ رَحْمَةً وَرَحِيمًا۔

(اعجاز مسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 117-118) یعنی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عزیز اور حریص کے الفاظ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے فضل عظیم سے اس کی صفت رحمان کے مظہر ہیں۔ کیونکہ آپ کا وجود مبارک سب جہانوں کے لئے ہے۔ بنی نوع انسان، حیوانات، کافروں، مومنوں سب کے لئے ہے۔ پھر فرمایا بِأَلْمُومِينَ رُءُوفٌ وَفِ رَحِيمٍ۔ اور اس میں آپ کو رحمان اور رحیم کے نام دیئے۔

پس یہ ہے وہ آپ کا حسن و احسان اور رحمانیت اور رحیمیت کا جلوہ جو آپ کے عاشق صادق اور زمانے کے امام نے کھول کر دکھایا۔ یہ ہے وہ اُسوہ حسنہ جس کا قرآن کریم نے ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ ہے وہ تعلیم جو ہر اس شخص کے لئے ہے جو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسلک کرنے کا دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر عمل کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ:

”تعلیم قرآنی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ نیکیوں اور ابرار و اخیار سے محبت کرو اور فاسقوں اور کافروں پر شفقت کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَزِيزٌ عَلَیْهِ مَا عَدِیْتُمْ حَرِيصٌ عَلَیْكُمْ۔“

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 433) یعنی اے کافرو! یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا اور نہایت درجہ خواہش مند ہے کہ تم ان بلاؤں سے نجات پا جاؤ۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

”جذب اور عقہد ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آ جاتا ہے اور ظلّ اللہ بنتا ہے۔ پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبے میں گل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے عَزِيزٌ عَلَیْهِ مَا عَدِیْتُمْ۔ (التوبة: 128) یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ وہ اس پر سخت گراں ہے اور

اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 56۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ پاک اور مبارک اُسوہ جس کی آج زمانے کو ضرورت ہے جو دنیا کے امن اور سلامتی کی ضمانت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے صرف یہی نہیں بتایا کہ غیروں اور اپنوں کی تکلیفیں دور کرنے اور بھلائی چاہنے کے لئے وہ حریص ہے، بے چین ہے بلکہ اس بے چینی کے معیار کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ لَعَلَّكَ بِأَخْبَعِ نَفْسِكَ إِلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ۔ کیا تو اپنی جان کو اس لئے ہلاک کر دے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ یعنی تیرا دل ان کے ایمان نہ لانے سے اس لئے بے چین ہے کہ ان کا یہ کفر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن کر ان کو مزہا کا مستوجب بنائے گا۔ پس یہ مخلوق سے ہمدردی اور انسانیت سے ہمدردی کا معیار ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درد ہے، فکر ہے، رحم ہے کہ یہ زندگی بخش پیغام، وہ پیغام جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والا ہے اس کا انکار کر کے اس کے ماننے والوں پر ظلم کر کے یہ لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو رہے ہیں بلکہ عذاب سہیڑ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں بنی نوع انسان کی ہدایت کی اتنی شدید تڑپ پائی جاتی تھی کہ آپ بے چین ہو ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ دیکھ کر فرماتا ہے کہ کیا تو اپنے آپ کو ان کے غم میں ہلاک کر لے گا۔ بَحْبَعُ کے معنی ہوتے ہیں اس طرح گلے پر چھری پھیرنا کہ گردن کے آخری حصے تک پہنچ جائے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور ان کے لئے رحم کے جذبات اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے تو یہاں تک پہنچ گیا ہے گویا اپنے آپ کو ذبح کر رہا ہے۔ دنیا میں بے چین ہو کر قربانی تو لوگ اپنے محبوبوں اور پیاروں کے لئے کرتے ہیں لیکن یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی طرہ امتیاز ہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنی نوع انسان کے لئے درد کا ہی مقام ہے کہ اپنے ان دشمنوں کے لئے بھی بے چین ہو ہو کر دعائیں کر رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا ہلکا سا بھی احساس ہوتا ہے کہ ان کی ان حرکتوں سے یہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے نہ آ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑاتے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ اِهْدِ قَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

(الجامع لشعب الایمان للبیہقی جزء 3 صفحہ 45) فصل فی حذب النبی علی امتہ ورافتہ بہم حدیث 1375 مطبوعہ مکتبۃ الرشید 2004ء)

ہزاروں انبیاء گزرے ہیں مگر رحم کے جذبات کا یہ اظہار نہ حضرت نوح سے ہوا، نہ حضرت ابراہیم سے، نہ حضرت موسیٰ سے، نہ حضرت عیسیٰ سے کہ بنی نوع انسان کے لئے یہ ہمدردی کے جذبات ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات صرف اپنے ماننے والوں، آپ سے قرب کا تعلق رکھنے والوں، اپنے کبار صحابہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر وغیرہ سے نہیں تھے بلکہ ان مکروہ چہروں کے لئے بھی تھے جنہوں نے آپ کو تکلیفیں دیں۔ عتبہ، شیبہ اور ابو جہل کے لئے بھی آپ رحم کے جذبات رکھتے تھے۔ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے آپ کو تکلیفیں پہنچانے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ پھر طائف کے لوگوں نے آپ کو بو لہان کر دیا کہ خون پاؤں تک بہ رہا تھا لیکن خدا تعالیٰ کا فرشتہ جب عذاب دینے کی بات کرتا ہے تو آپ فرماتے ہیں، نہیں۔ فوراً آپ کے رحم کے جذبات اپنی تکالیف پر حاوی ہو جاتے ہیں اور آپ اپنے جسم اطہر سے خون پونچھتے جاتے ہیں اور دعا کرتے جاتے ہیں کہ اے میرے رب! یہ نہیں جانتے کہ میں کون ہوں تو انہیں معاف فرما۔ (وامحمد از سید بن حسین عفانی جلد اول صفحہ 49-48 الفصل الاول، دار العفانی قاہرہ 2006ء)

یہ ظلم آپ کی زندگی میں جاری رہے لیکن آپ کا جذبہ اس پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہر مخالفت کے بعد اس رحم کی وجہ سے جو بنی نوع کے لئے آپ کے دل میں تھما میزید بڑھتا جاتا تھا۔ آپ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے میں اور اس حقیقی ہدایت کو اختیار کرنے میں جو آپ لائے ہیں دنیا کی بقا ہے۔

غزوہ اُحد میں آپ کی ہمدردی اور دشمن کے لئے درد کو بھی تاریخ نے یوں محفوظ کر لیا کہ جب آپ زخمی ہو کر گر پڑے اور بعض مسلمان جو آپ کے ارد گرد آپ کی حفاظت کے لئے کھڑے تھے ان میں سے بعض زخمی ہو کر، بعض شہید ہو کر آپ کے اوپر گرتے رہے اور اس وقت یہی سمجھا گیا کہ شاید آپ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے ہوں گے۔ لیکن جب نیچے سے آپ کے جسم کو نکالا گیا تو اس وقت آپ ہوش میں تھے اور اس وقت بھی آپ نے دعا یہی دی کہ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (صحیح مسلم کتاب الجہاد و السیر باب فی غزوۃ اُحد حدیث نمبر 4646) (السیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 317 تا 320 باب ذکر مغازیہ ﷺ، غزوۃ اُحد، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) اے میرے

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دکان

لوتھرا جیولرز قادیان

Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar, Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com



رب یہ مجھے نہیں جانتے انہیں بخش دے۔ پس کیا اس حالت میں بھی ہمدردی خلق کوئی کر سکتا ہے؟ یہ آپ کا ہی مقام تھا لیکن آنکھوں کے اندھوں کو پھر بھی آپ میں رحمت نظر نہیں آتی۔ یہ آنکھوں کے نہیں، دل کے اندھے لوگ ہیں۔

طائف کے سفر میں پیغام حق پہنچانے کی تڑپ کا واقعہ بھی تاریخ ہمیں بتاتی ہے جب خون سے لہولہان واپسی پر مکہ کے ایک سردار کے باغ میں آپ سستانے کیلئے رکے تو باغ کے مالک نے دور سے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور اس کے دل میں آپ کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوئے۔ اس نے اپنے ایک غلام کو بلا کر انگور کے چند خوشے دیئے کہ وہ جو دو شخص بیٹھے ہیں ان کو دے آؤ، آپ کے ساتھ آپ کے غلام بھی تھے۔ بلکہ غلام نہیں کہنا چاہئے آزاد زید تھے۔ وہ غلام جب انگور لے کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انگور دیئے اور جب باتوں باتوں میں پتا چلا کہ وہ باغ کے مالک کا غلام نیوا کا رہنے والا عیسائی ہے۔ تو آپ نے اسے فرمایا کہ تم میرے بھائی یونس کے وطن کے رہنے والے ہو۔ اس پر اس کی توجہ پیدا ہوئی اور اس نے سوچا کہ یہ عرب کے رہنے والے کا نیوہ سے کیا تعلق ہے۔ پھر اس نے آپ سے اس حالت اور اس سلوک کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم یونس کے ملک کے ہو۔ تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوؤں کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے اور بغیر کسی خوف کے اس کو بھی تبلیغ کی۔ یہ نہیں دیکھا کہ میں اس وقت بھی دشمن کی زمین پر بیٹھا ہوا ہوں۔ اس کے علاقے میں ہوں اور اس تبلیغ کے نتیجے میں مجھ پر مزیڈ ظلم ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے ان لوگوں کا کچھ نہیں بگاڑا، صرف اتنا کہتا ہوں کہ خدا کی طرف آؤ اور بتوں کی پرستش چھوڑ دو تا کہ تم پر خدا تعالیٰ رحم کرے۔ یہ بات سن کر اس عیسائی غلام کو یقین ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اس پر وہ غلام آپ کے پاؤں کی مٹی اور خون صاف کرنے لگا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ اس کا مالک دور سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ جب غلام واپس گیا تو اس کے مالک نے اسے ڈانٹا کہ تو نے یہ سب کچھ کیوں کیا؟ میں نے تو تجھے صرف انگور دینے کے لئے بھیجا تھا۔ لیکن اب اسی غلام کا دل آپ پر ایمان لا چکا تھا۔ (السیرة الحلبيّة جلد اول صفحہ 498 تا 502 باب ذکر خروج النبی ﷺ الى الطائف مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت 2002ء) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اپنی تکلیف کے باوجود بنی نوع کے لئے محبت اور رحم کے جذبے نے اس غلام کے دل میں آپ کی محبت قائم کر دی تھی۔ اب دنیا والے ان محبتوں کو جدا نہیں کر سکتے تھے۔

پس دیکھیں یہ ہے وہ آپ کا رحم کا جذبہ کہ جس حالت میں بھی جہاں بھی موقع ملا آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کے لئے یہ عظیم تڑپ تھی جو آپ میں پائی جاتی تھی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہمیں تو اور کسی نبی میں یہ تڑپ نظر نہیں آتی۔

متی باب 15 میں آیت 24 سے 26 میں یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میری مدد کر۔ وہ دے جو اپنی قوم کو دیتا ہے۔ اس نے کہا کہ میرے پاس تیرے لئے کچھ نہیں۔ میں تو بنی اسرائیل کے لئے بھیجا گیا ہوں اور یہ صحیح نہیں کہ بچوں کی روٹی لے کر کتوں کے آگے پھینک دوں۔ (ماخوذ از متی باب 15 آیت 24 تا 26) لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم لامحدود ہے۔ آپ کے پاس ایک شخص ایسی حالت میں آتا ہے جب آپ زخموں سے لہولہان ہیں۔ ایسے میں ایک عام انسان اپنی فکر کرتا ہے اور پھر وہ شخص بھی غیر قوم کا ہے۔ لیکن آپ کا جذبہ رحم اور ہمدردی اپنی تکلیف بھول جاتا ہے۔ آپ اس کو تبلیغ شروع کر دیتے ہیں۔ آپ اس کو روحانی روٹی اور غذا دیتے ہیں جو آپ صرف اپنی قوم کے لئے نہیں لائے بلکہ آپ کا جذبہ ہمدردی تمام بنی نوع انسان پر حاوی تھا۔ کالے گورے، عربی، عجمی سب کو آپ فیض پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس احسان کے بدلے جو ایک مادی خدالے کر جسمانی طاقت بحال کرنے کے لئے وہ غلام آپ کے پاس آیا تھا آپ فوراً ہمیشہ کام آنے والی غذا سے اسے سرفراز فرماتے ہیں۔ پس یہ فیض عام ہے جو آپ نے ہر حالت میں جاری رکھا اور ہر ایک کو دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہمدردی خلق کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں کھینچا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء و رسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہل دنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے لَعَلَّكَ بَآخِجٌ نَّفْسَكَ الْآيَكُونُوا

مُؤْمِنِينَ (الشعراء: 04)۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ تو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہم و غم نہ کر۔ اس غم میں شاید تو اپنی جان ہی دے دے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمدردی مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔ اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا۔ یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 80۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان) پھر آپ فرماتے ہیں:

”نبی کا آنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ قوت قدسی ہوتی ہے اور اس کے دل میں لوگوں کی ہمدردی، نفع رسانی اور عام خیر خواہی کا بیتاب کر دینے والا جوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لَعَلَّكَ بَآخِجٌ نَّفْسَكَ الْآيَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (الشعراء: 04)۔ یعنی کیا تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا اس خیال سے کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک کافروں کی نسبت کہ وہ مسلمان کیوں نہیں ہوتے۔ دوسرا مسلمانوں کی نسبت کہ ان میں وہ اعلیٰ درجے کی روحانی قوت کیوں نہیں پیدا ہوتی جو آپ چاہتے ہیں۔ چونکہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے اس لئے صحابہ کی ترقیاں بھی تدریجی طور پر ہوئی تھیں۔ مگر انبیاء کے دل کی بناوٹ بالکل ہمدردی ہی ہوتی ہے۔ اور پھر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو جامع جمیع کمالات نبوت تھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں یہ ہمدردی کمال درجہ پر تھی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) صحابہ (رضوان اللہ علیہم) کو دیکھ کر چاہتے تھے کہ پوری ترقیات پر پہنچیں۔ لیکن یہ عروج ایک وقت پر مقدر تھا۔ آخر صحابہ نے وہ پایا جو دنیا نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا تھا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 52-51۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ فیض عام اور ہمدردی خلق اور رحمانیت اور رحیمیت کا وہ انتہا پر پہنچا ہوا مقام ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے بھی بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی اور رافت اور رحمت میں ڈوبے ہونے کی سند آپ کو دلوائی۔ پس یہ وہ نبی ہے جو اپنوں کے لئے بھی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتا تھا اور جنہوں نے قبول نہیں کیا ان کے لئے بھی تکلیف میں ڈالتا تھا۔ آپ کی سیرت کے بے شمار واقعات ہیں جب آپ نے اپنی تکلیف کو برداشت کیا لیکن بدعا نہ دی بلکہ لَعَلَّكَ بَآخِجٌ نَّفْسَكَ الْآيَكُونُوا

يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (الشعراء: 04) میں بے مثال شفقت اور محبت کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ نبی تو اس طرح دنیا کی شفقت و محبت سے پُر ہے کہ بدعا دینا تو ایک طرف رہا اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے۔ دن کو یہ نبی ظلم سہتا ہے لیکن پھر بھی ظلم سہنے کے باوجود بنی نوع کی عاقبت سنوارنے کی فکر میں ہے۔ رات کو اپنی نیندیں دنیا کی بہتری کے درد میں قربان کر رہا ہے۔ آپ کو نہ کھانے کی پرواہ تھی نہ پینے کی پرواہ تھی۔ فکر تھا تو صرف یہ کہ دنیا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جائے۔ آپ کی عبادتیں دنیا کے درد کے لئے ایسی تھیں کہ رات کو کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب التفسیر القرآن باب لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک... حدیث نمبر 4836) آپ کے سجدوں کی لمبائی اتنی ہوتی تھی کہ بعض دفعہ آپ کی ازواج کو یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید سجدے کی حالت میں آپ کی روح اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئی۔ (الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد 5 صفحہ 361 حدیث نمبر 3554 کتاب الصیام باب ما جاء فی لیلة النصف من شعبان مطبوعہ مکتبۃ الرشید 2004ء)

یہ درد جو آپ نے بنی نوع کے لئے دکھایا۔ آپ چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے آپ کے ماننے والے بھی یہ مقام حاصل کریں۔ وہ روحانی مقام حاصل کر لیں کہ ان کا اپنا کچھ نہ رہے۔ وہ سب کچھ دنیا کی بھلائی کے لئے لٹا دیں۔ پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ صحابہ کی بھی ایک فوج تیار ہو گئی جو راتوں کو دنیا کی بھلائی کے لئے دعا میں کرتے تھے۔ خدمت انسانیت اور انسانیت کی بھلائی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے کیلئے ان میں بھی ایک درد تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ لَعَلَّكَ بَآخِجٌ نَّفْسَكَ اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک کافروں کے لئے کہ ان کی اصلاح ہو، ایک مومنوں کے لئے کہ ان میں اعلیٰ درجے کی روحانی قوت پیدا ہو۔ اور پھر جیسا کہ میں نے بتایا کہ صحابہ کے وہ مقام ہوئے جو آپ چاہتے تھے۔ اور پھر تاقیامت یہ درد پیدا کرنے کے لئے جو آپ کو فکر تھی اس کو دور کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے آخرین میں مسیح موعود کو بھیجے کا وعدہ فرمایا تا کہ یہ بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی کا سلسلہ چلتا رہے اور کبھی ختم نہ ہو۔ اسلام کو بدنام کرنے والوں کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانے والے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اسوہ کی چمک دکھانے والے

سرمذہب نور۔ کاجل۔ حب اٹھرا (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدمجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخ
ملنے کا پتہ: دکان چوہدری بدرالدین عامل
صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

”سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات اربعہ بیان ہوئی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان چاروں صفات کے مظہر کامل تھے۔ مثلاً پہلی صفت رب العالمین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھی مظہر ہوئے جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ (الانبیاء: 108) جیسے رب العالمین عام ربوبیت کو چاہتا تھا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات اور آپ کی ہدایت و تبلیغ کل دنیا اور کل عالموں کے لئے قرار پائی۔

پھر دوسری صفت رحمان کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس صفت کے بھی کامل مظہر ٹھہرے کیونکہ آپ کے فیوض و برکات کا کوئی بدل اور اجر نہیں۔ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنۡ أَجْرٍ (الفرقان: 58)۔ (کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔)

پھر آپ رحیمیت کے مظہر ہیں۔ آپ نے اور آپ کے صحابہ نے جو نعمتیں اسلام کے لئے کیں اور ان خدمات میں جو تکالیف اٹھائیں وہ ضائع نہیں ہوئیں بلکہ ان کا اجر دیا گیا اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف میں رحیم کا لفظ بولا ہی گیا ہے۔

پھر آپ مالکیت یوم الدین کے مظہر بھی ہیں۔ اس کی کامل تبلیغ فتح مکہ کے دن ہوئی۔ ایسا کامل ظہور اللہ تعالیٰ کی ان صفات اربعہ کا جو اتم الصفت ہیں اور کسی نبی میں نہیں ہوا۔“

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 71۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا فیضان ہے کہ اس زمانے میں اس نے اسلام کی حقیقی تعلیم کو جاری کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معبود کو بھیجا جنہوں نے اس حقیقی تعلیم کو ہم پر واضح فرمایا۔ جیسا کہ ان حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے جو میں نے ابھی پڑھے ہیں کہ کس خوبصورتی سے آپ کا مومنوں اور غیر مومنوں کے لئے رحمت ہونا واضح فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو تمام دنیا کی پرورش کرنے والا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ جس طرح دنیا کا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے باہر نہیں اسی طرح دنیا کا کوئی شخص آپ کے فیوض و برکات سے باہر نہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کی صفت رحمان ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرماتے ہیں کہ میں تو یہ رحمتیں بغیر کسی اجر کے بانٹنے والا ہوں چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ سب کے لئے رحمتیں ہیں۔ پھر رحیمیت اگر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رحمۃ للعالمین کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کے لئے تجھے نہیں بھیجا، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جاوے۔ پس جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے۔ نہ کسی خاص قوم سے ہے۔“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 388) پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

”قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ (الانبیاء: 108) وَلَا يَسْتَقِيمُ هَذَا الْمَعْنَى إِلَّا فِي الرَّحْمَانِيَّةِ فَإِنَّ الرَّحْمَانِيَّةَ يَخْتَصُّ بِعَالَمِهِ وَاحِدًا مِنَ الْمَوْمِنِينَ۔“

(اعجاز مسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 118 حاشیہ) اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اے نبی! ہم نے تمہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا صفت رحمانیت کے لحاظ سے ہی درست ہو سکتا ہے کیونکہ رحیمیت تو صرف مومنوں کی دنیا کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

پھر آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شخص کا کلام اس کی ہمت کے موافق ہوتا ہے۔ جس قدر اس کی ہمت اور عزم اور مقاصد عالی ہوں گے اسی پایہ کا وہ کلام ہوگا۔ اور وحی الہی میں بھی یہی رنگ ہوتا ہے۔ جس شخص کی طرف اس کی وحی آتی ہے جس قدر ہمت بلند رکھنے والا وہ ہوگا اسی پائے کا کلام اسے ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و استعداد اور عزم کا دائرہ چونکہ بہت ہی وسیع تھا اس لئے آپ کو جو کلام ملا وہ بھی اس پایہ اور رتبہ کا ہے کہ دوسرا کوئی شخص اس ہمت اور حوصلہ کا کبھی پیدا نہ ہوگا کیونکہ آپ کی دعوت کسی محدود وقت یا مخصوص قوم کے لئے نہ تھی جیسے آپ سے پہلے نبیوں کی ہوتی تھی۔ بلکہ آپ کے لئے فرمایا گیا۔ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ بِحَبِيْبًا۔ (الاعراف: 159) اور مَا اَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ (الانبیاء: 108) جس شخص کی بعثت اور رسالت کا دائرہ اس قدر وسیع ہو اس کا مقابلہ کون کر سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 57۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

غیر مسلم تھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا وہ معصوم بچہ نہیں تھا؟ تم نے بہت بڑا ظلم کیا ہے۔

(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل مسند الاسود بن سریع جزء 5 حدیث نمبر 16412 عالم الکتب العلمیہ بیروت 1998ء)

یہ ہے وہ حسین نمونہ آجکل کے ان نام نہاد مسلمانوں اور تنظیموں کے لئے بھی جو مذہب کے نام پر اپنوں اور پرائیوں سب کا خون کئے چلے جا رہے ہیں۔ اور یہ اسوہ ان لوگوں کے منہ پر چھڑ ہے کہ جو آپ کی ذات پر اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے اس دہشتگر دی کی تعلیم دی یا شدت پسندی کی تعلیم دی۔

پس دیکھیں اور سوچیں کہ کیا مسلمانوں میں سے یہ لوگ جس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں رحمۃ للعالمین کی طرف منسوب ہونے کے حقدار ہیں؟ یا وہ لوگ جو جنگ میں براہ راست ملوث نہیں ہیں، وہ بھی جو ان کی حمایت کر رہے ہیں وہ بھی رحمۃ للعالمین سے منسوب ہونے کے حقدار ہیں؟ یہ سوچنے والی بات ہے۔

قرآن کریم بھی آپ کی رحمانیت کا ایک نشان ہے جو تمام زمانوں اور تمام قوموں کے لئے ایک رہنما ہے۔ اس پر اعتراض تو بہت کئے جاتے ہیں لیکن قرآن کریم کی تعلیم میں اگر بوقت ضرورت سزا کا ذکر ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ہر چیز پر حاوی ہونے کی خوشخبری بھی ہے۔ اگر مسلمانوں پر ٹھوٹی جانے والی جنگوں کے

جواب میں جنگ کا حکم ہے، یہ کہیں حکم نہیں کہ براہ راست حملہ کرو، اگر جنگیں ٹھوٹی جاتی ہیں تو جواب میں جنگ کرو، اگر یہ حکم ہے تو پھر جیسا کہ میں نے بتایا کہ کچھ اصول و ضوابط بھی ہیں کہ معصوموں، بچوں، راہبوں اور اس شخص کی جان کی حفاظت کی ضمانت بھی دی گئی ہے جو کسی بھی صورت میں براہ راست ملوث نہیں ہے۔ اگر جنگی قیدی پکڑے گئے ہیں تو ان کو جس قدر رعایت کر کے آزاد کیا جاسکتا ہے اس کا بھی حکم ہے۔ آپ کا رحم تمام دنیا کے انسانوں بلکہ تمام مخلوق کو گھیرے ہوئے ہے۔ پس جیسا کہ میں نے شروع میں ذکر کیا ہے کہ آپ کی رحمت غیروں کے لئے بھی وسیع ہے اور ان کی خیر و بھلائی چاہتی ہے اور اپنوں کے لئے بھی۔ اور یہ بھی آپ کے رحمۃ للعالمین ہونے کی دلیل ہے کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلام صادق کو اس رحمت کی حقیقت بتانے اور رحمت پھیلانے کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کو کس طرح ہمیں دکھایا۔

تاقیامت موجود رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنی نوع کے لئے درد جس کا اظہار آپ نے اپنی زندگی میں اپنے عمل سے کیا اور پھر اس عمل کی روح آپ نے اپنے صحابہ میں پھوکی۔ جنہوں نے پھر ہمدردی خلق اور انسانیت کے لئے دعاؤں سے اپنی راتوں کو زندہ کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی نوع انسان کی تاقیامت بھلائی کی فکر کے دور کرنے کے لئے اس زمانے میں مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجے گا وعدہ اس لئے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ کہ ہم نے تجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کو ہی رحمت بنا دیا۔ آپ کا جسم اور روح سراپا رحمت تھی۔ جب آپ کا یہ مقام تھا تو کیوں نہ بنی نوع کے لئے آپ تڑپ رکھتے۔ آپ میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اس طرح حلول کی گئی تھی جس کی اگر کسی انسان میں کوئی قریب ترین مثال مل سکتی ہے۔ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں تھی۔ آپ میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت جلوہ گر تھی۔

پس آپ خدا تعالیٰ کی رحمانیت کے جامع تھے جو تمام قسموں کے رحم پر حاوی تھی۔ تمام قوموں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والوں کے لئے بھی سراپا رحم تھے اور اپنے مخالفین کے لئے بھی۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ شدید زخمی حالت میں جبکہ آپ کے صحابہ کا خیال تھا کہ شاید آپ ان کاری حملوں سے نہ بچے ہوں گے تو جب ہوش آئی تو دشمنوں پر سے اللہ تعالیٰ کا غضب دور ہونے کی دعائیں کیں۔ پس کہاں ملتی ہے ایسی مثال ایسی رحمت کی۔ آپ کی رحمت نے عرب کے جاہلوں کو جو ذرا ذرا سی بات پر جذبات سے مغلوب ہو کر مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے تھے، غیرت کے نام پر قتل کرتے تھے تو سالوں یہ قتل چلتے چلے جاتے تھے۔ ان جاہلوں اجڈوں کو آپ نے وہ مقام عطا کیا کہ ایک دوسرے کے لئے رحمت کے جذبات کا اظہار کرنے والا اور قربانیاں دینے والا بنا دیا۔ بلکہ دشمن سے بھی سلوک کے وہ اعلیٰ اخلاق سکھائے جو آج کی نام نہاد بااخلاق اور پڑھی لکھی دنیا میں بھی نظر نہیں آتے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ معصوموں، بیاروں، عورتوں، بچوں کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے آپ نے سختی سے منع کیا۔ ایک جنگ میں ایک مسلمان نے ایک بچہ قتل کر دیا یا اس سے غلطی سے ہو گیا۔ آپ نے شدید صدمے کا اظہار فرمایا۔ قتل کرنے والے نے کہا کہ وہ یہودی تھا یا



Zaid Auto Repair

زید آٹو ریسر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles

Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station

Harchowal Road, White Avenue Qadian



M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

نماز جنازہ حاضر وغائب

(6) مکرمہ خالدہ نصرت صاحبہ (اہلیہ مکرمہ رانا منظور احمد صاحبہ۔ ربوہ) مورخہ 30 نومبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت مہمان نواز، ملسار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ 15 سال کا عرصہ بیماری نہایت صبر سے گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7) مکرمہ بشیر احمد چیمہ صاحبہ (چک نمبر 35 جنوبی ضلع سرگودھا) مورخہ 25 نومبر 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ 1971ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، ملسار، مہمان نواز، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص اور نیک انسان تھے۔ مرحومہ موصیہ تھے اور وفات سے قبل اپنا حصہ جائیداد ادا کر چکے تھے۔ گزشتہ 20 سال سے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔

(8) مکرمہ امۃ الحفیظہ بشری صاحبہ (اہلیہ مکرمہ شیخ حمید احمد صاحبہ۔ ایم۔ اے، بی بلوچستان۔ حال کینیڈا) 7 نومبر 2013ء کو 64 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت حکیم دین محمد صاحبؒ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ سی کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نمازوں کی پابند، صلہ رحمی کرنے والی، نہایت مہمان نواز، سادہ مزاج، صلح جو طبیعت کی مالک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی بھی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ ان کا دینی علم بڑھانے اور خلافت کے ساتھ ان کا مضبوط تعلق قائم کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ اپنے شوہر کے پہلے بیٹوں کو بھی حقیقی ماں جیسا پیار دیا۔ مرحومہ نے طالب علمی کے زمانہ میں 16 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شیخ مسعود احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ (جو نیئر سیکشن) میں استاد کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

(9) مکرم مبارک احمد صاحب (ابن مکرم مسعود احمد صاحب۔ کھیوڑہ ضلع جہلم) مورخہ 15 نومبر 2013ء کو 49 سال کی عمر میں بقضائے الہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم نہایت کم گو، شفیق اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے۔ نمازوں کے پابند اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ اپنی وفات کے وقت صدر جماعت کھیوڑہ کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ 1996ء سے صدر لجنہ کھیوڑہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر وغائب

(2) مکرمہ شمس النساء قریشی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اسلم قریشی صاحبہ شہید۔ مرہی سلسلہ گیانا ٹریڈنگ) مورخہ 3 جنوری 2014ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الہی کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپ مکرم قریشی محمد اکمل صاحب کی بیٹی اور حضرت حافظ محمد حسین قریشی صاحبؒ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ مرحومہ بیٹا شوہریوں کی مالک تھیں۔ اپنے شوہر مرحوم کی 1985ء میں شہادت کے بعد طویل عرصہ نہایت صبر و شکر اور اللہ تعالیٰ پر کمال توکل کرتے ہوئے گزارا۔ نماز روزوں کی پابند، قرآن کریم سے گہری محبت اور ہر معاملہ میں قرآن کریم کی ہدایات اور احکامات پر چلنے کی پوری کوشش کرنے والی، سچ پر قائم رہنے والی نیک مخلص خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا حتیٰ کہ اپنی آخری بیماری میں بھی جب کہ ہسپتال میں داخل تھیں اپنے وارڈ کے مریضوں کو تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہری محبت اور اخلاص کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب خادم مرحوم۔ درویش قادیان) مورخہ 10 جنوری 2014ء کو اچانک حرکت قلب بند ہوجانے سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم و صلوة کی پابند، سادہ، منکسر المزاج، غریب پرور، رحمدل، صاف باطن، ہمدرد، صابرہ اور شاکرہ، بڑی مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی بہت خدمت کیا کرتی تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ اپنی سب اولاد کو وقف کیا جو مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق پارہی ہے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں عمل میں آئی۔

(4) مکرم رشید احمد کلکو صاحب (ابن مکرم حسن محمد کلکو صاحب مرحوم۔ ربوہ) مورخہ 3 اکتوبر 2013ء کو بقضائے الہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے پاکستان نیوی سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی وقف کرنے کی سعادت پائی اور پھر 22 سال تک جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ میں بطور ہیڈ کلرک خدمت بجالاتے رہے۔ اسی طرح حملہ دار الفتح غربی میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری رشتہ ناطہ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرنے والے، جماعتی کتب و رسائل کا باقاعدہ مطالعہ کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

(5) مکرم افتخار احمد خان صاحب (معلم سلسلہ ضلع شولا پور صوبہ مہاراشٹر) مورخہ 2 دسمبر 2013ء کو ایک لمبی علالت کے بعد 32 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحوم چند ماہ سے گردوں کی خرابی کے باعث زیر علاج تھے اور ڈائلیسس پر تھے۔ آپ بہت محنت اور اخلاص سے خدمت سرانجام دینے والے اور ایک اطاعت گزار معلم تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

ہے کہ آج اس شفقت و رأفت و رحمت کو دنیا میں عام کر دیں اور دنیا کو بتائیں کہ جس کو تم اپنا دشمن سمجھ رہے ہو اس سے بڑھ کر تمہارا ہمدرد و غمگسار کوئی نہیں ہے۔ آج دنیا کی بقا اس کی آغوش میں آ جانے میں ہے۔ آج مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل بھی رحمت اللعالمین کی پیروی کرنے میں ہے اور غیر مسلموں کے سکون کے ضامن بھی وہ رحمت اللعالمین ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ دنیا کو عقل اور سمجھ آ جائے۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہمیں بھی اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنی زندگیوں میں دنیا میں یہ احساس پیدا ہوتے دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی دنیا کے لئے رحمت اللعالمین اور راہ نجات ہیں۔

اب ہم دعا کریں گے۔ اپنی دعاؤں میں جلسے کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں کہ ہم اس جلسے سے اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نظام جاری فرمایا تھا۔ ہم اپنے اندران دنوں میں وہ حالت پیدا کرنے کی کوشش کریں جو ایک مومن کے لئے ضروری ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ ہم اس جلسے میں محبت اور پیار بکھیرنے والے ہوں اور بعد میں بھی اپنی زندگیوں کا اس کو ایک خاصہ بنا لیں۔ جہاں جہاں احمدیوں پر سختیوں کے دن ہیں اللہ تعالیٰ ان جگہوں میں احمدیوں کے لئے آسانوں کے سامان پیدا فرمائے۔ دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی رنگ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ منعقد ہو جاتا ہے لیکن پاکستان کے احمدی گزشتہ تیس سال سے اس سے محروم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی حالات بدلے۔ ظلم و بربریت کا دور وہاں ختم ہو اور اللہ اور رسول کے نام پر ظلم کرنے والوں کی اصلاح اگر مقدر نہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ہمارے راستے سے ہٹانے کے جلد سامان پیدا فرمائے اور مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے رحمت اللعالمین کی حقیقت کو بھی سمجھنے والے ہوں۔ فلسطین کے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی حفاظت فرمائے اور ہر ظلم سے انہیں بچائے۔ ہر ظلم کرنے سے ان کو محفوظ رکھے۔ اسرائیل کو بھی اپنی تاریخ پر نظر رکھتے ہوئے یاد رکھنا چاہئے کہ ظالمانہ اقتدار کبھی قائم نہیں رہا۔ ان کی بقا بھی اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں شامل ہونے کی کوشش کریں اور آج اس کا ذریعہ مسیح محمدی کو ماننا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلتے ہوئے محبت اور رحمت پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمان جو روئے زمین پر بستے ہیں مسیح موعود اور مہدی معبود کو مان کر دین واحد پر جمع ہو جائیں۔ اللہ کرے یہ نظارہ ہم اپنی زندگیوں میں دیکھنے والے ہوں۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)



محنت کی وجہ سے ہے جو جس کام میں محنت کرے اس کا پھل پاتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ روحانی فیض آپ سے اٹھایا کہ بدوؤں سے بااخلاق ہوئے، تعلیم یافتہ ہوئے اور پھر باخدا ہوئے اور اپنی روحانی کوششوں کے پھل کھائے اور مادی کوششوں کے بھی پھل کھائے۔ پھر اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ جزائز کے دینے کا مالک ہے۔ اس کا نظارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فتح مکہ میں دینا نے دیکھا کہ خون کے پیاسے دشمنوں کو کہا کہ لا تَقْرَبُوا عَلَیْکُمْ الْبُیُوتَ۔ آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں ہے۔ آج رحم کا دن ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 141 باب ذکر مغازیہ ﷺ، فتح مکہ شرفھا اللہ تعالیٰ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع اول 2002ء)

آپ کی رحمت اور بخشش نے تمام دشمنیوں کو بھلا دیا حتیٰ کہ جو شدید دشمن تھے، جو مکہ سے دوڑ گئے تھے، جنہوں نے دشمنی میں انتہا کی ہوئی تھی ان کو خیال تھا کہ اب ہماری معافی کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔ ان کو بھی جب پیغام ملا کہ آپؐ تو مجسم رحمت اور شفقت ہیں اور کسی پر کوئی سختی نہیں ہوگی تو ان کو یقین نہ آیا۔ ان دوڑنے والوں میں سے ایک مکرمہ بھی تھے جن کی بیوی نے مکرمہ کے لئے جان کی امان چاہی تو آپ نے فرمایا کہ معاف کیا۔ وہ آپ کے پیچھے گئی یعنی مکرمہ کے پیچھے گئی اور کہا کہ کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ اتنے شریف اور اتنے رحمدل انسان کو چھوڑ کر تم کہاں جا رہے ہو۔ مکرمہ نے کہا میری تمام تر دشمنیوں کے باوجود مجھے معاف کر دیا جائے گا؟ اس کی بیوی نے کہا کہ ہاں تمہیں معاف کر دیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو زبردستی مسلمان نہیں کیا بلکہ فرمایا تم لوگ اپنے اپنے مذہب میں رہتے ہوئے مکہ میں رہ سکتے ہو اور آزاد ہو۔ ہاں ایک شرط ہے کہ قانون کا پابند رہنا پڑے گا۔

(ماخوذ از السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 132 باب ذکر مغازیہ ﷺ، فتح مکہ شرفھا اللہ تعالیٰ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت طبع اول 2002ء)

پس ہر حالت میں آپ سے رحم اور رحمت ہی ٹپکی۔ پس یہ ہے وہ رسول جو ہر حالت میں بنی نوع کے لئے شفقت و رأفت اور رحم تھا۔ اس رسول پر الزام لگانے والے الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ و ہشنگردی کی تعلیم دی۔ آج اس مجسم رحمت کی طرف منسوب ہونے والوں کو اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ان کو یہ اُسوہ اپنے آپ میں نظر آ رہا ہے۔ اگر نہیں تو فکر کرو کہ اس مجسم رحمت کی روح کو تم بے چین کرنے والے ہو۔ اور اے مسیح محمدی کی جماعت میں شامل ہونے والو! آج ہمارا فرض

بقیہ: منصف کے جواب میں از صفحہ 2

معاندین کا یہی کردار رہا کہ اپنی سیاست چکانے کے لئے جماعت احمدیہ کی مخالفت کا سہارا لیا۔

جماعت احمدیہ کے یہ مخالف یوں تو پوری چوڑائی تک منہ پھاڑ کر جماعت کے خلاف زہر اگلتے ہیں کہ احمدی جہاد کے قائل نہیں مگر جب اسی ملک جس کو آج ان مفاد پرستوں نے نرغال بنا لیا ہوا ہے، کو عسکری خدمات کی ضرورت پڑی تو یہ لوگ اپنے ملک کی کوئی خدمت نہ کر سکتے تھے کہ مودودی صاحب نے تو اسے ناجائز قرار دے دیا۔ (جماعت اسلامی کا رخ کردار مرتبہ چودھری حبیب احمد صفحہ 37)

آستین کا سانپ کون؟

معرض نے لکھا کہ:

”پاکستانی فوج کے اندر قادیانیوں نے اپنی مخصوص حکمت عملی کے ذریعہ بیشتر اہم اور کلیدی مقامات و مناصب پر قبضہ جما رکھے تھے۔ معلوم نہیں قادیانیوں کو ”غیر مسلم اقلیت“ قرار دیئے جانے کے بعد پاکستانی فوج کو ان آستین کے سانپوں سے رہائی ملی یا نہیں۔“

اب سوال یہ ہے کہ آستین کا سانپ درحقیقت ہے کون؟ کیا پاکستانی احمدی جنہوں نے ہر میدان میں اپنے ملک کا نام روشن کیا؟ یا وہ انتہاء پسند تنظیمیں جو اپنے ہی ملک کا نمک کھا کر اپنے ہی ملک کی پوری دنیا میں مٹی پلید کر رہی ہیں؟

آج پاکستان ایک طرف جہاں نظریاتی یک جہتی، فکری وحدت اور اتفاق و اتحاد کی دولت سے محروم ہے وہیں امن و امان کی صورت بھی نہایت دگرگوں ہے۔ نوجوان نسل دہشت گردوں کا آلہ کار بنی ہوئی ہے۔ جرائم حد سے تجاوز کر چکے ہیں اور روز بروز لاقانونیت کی دلدل کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ طبقاتی تفریق، استحصالی نظام، ٹیلنٹ کی بے قدری، تعلیمی ڈھانچے کے کھوکھلے پن، بے انتہا کرپشن اور اختیارات کے ناجائز استعمال نے پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔ معیشت روز بروز گرتی چلی جا رہی اور اخلاقی قدروں میں گراؤ کا وہ حال ہے کہ جس کا تصور ایک اسلامی ملک میں نہیں ہو سکتا۔ فحاشی عام ہو گئی ہے۔ عریاں ڈانس ہو رہے ہوتے ہیں اور پیچھے بیہز پر لکھا ہوتا ہے ”عید الاضحیٰ کے موقع پر خاص“ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نشہ آور چیزوں کا شیر مادر کی طرح استعمال کیا جا رہا ہے اور سیاست دان اپنے ملک کے ان حالات سے بے خبر اپنی عیاشیوں میں مبتلا ہو کر محروموں اور لاجروں کی آرزوں کے مزار پر دھا چوڑی چا رہے ہیں۔ اوپر سے ڈرون حملوں، قدرتی آفات اور سیلابوں کی کثرت نے پاکستانی حکام کے ہاتھوں میں کشتوں پکڑا دیے۔

لیکن پہلے یہ صورت حال نہیں تھی۔ قیام پاکستان کے بعد وہاں کے احمدیوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں چاہے وہ عسکری ہوں یا سیاسی، تنظیمی ہوں یا قائدانہ سب کی سب اپنے ملک کی فلاح و بہبود کی طرف لگا دیں اور انہی صلاحیتوں کے پیش نظر بنیادین پاکستان کی نظروں

کے احمدیوں پر پڑی اور انہوں نے بڑے بڑے عہدے ان کے قدموں میں ڈال دیئے۔ درحقیقت وہ علم کی قدر کرنے والے تھے۔ اس لئے مذہب کے نام پر اپنی سیاست چکانے والے جاہل مولویوں کے ہاتھ کچھ نہ لگا اور وہ حسد کی آگ میں جلنے لگے اور احمدیوں کے خلاف موقع تلاش کرنے لگے۔

حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو کون نہیں جانتا! آپ پاکستان کے پہلے احمدی وزیر خارجہ تھے۔ آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے محمد علی جناح نے آپ کو یو۔ این۔ او میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کیا۔ آپ نے مسئلہ فلسطین سمیت امت مسلمہ کو درپیش دیگر بہت سے مسائل پر سیرکن تقاریر کیں اور ان مسائل کے حل کی زبردست تجاویز پیش کیں اور تقسیم فلسطین کے نقصان کھول کر بیان کئے اور متعدد ممالک نے آپ کی رائے سے اتفاق کا اظہار کیا۔

عرب دنیا نے آپ کی ان خدمات جلیلہ کا زبردست خیر مقدم کیا اور ہر طرف سے آپ کے حق میں صدائے تحسین بلند ہونے لگی۔ انہیں دنوں سیدنا حضرت مصلح موعودؑ نے یکے بعد دیگرے دو ٹریکٹ ”ہیئة الامم المتحدة و قرار تقسیم فلسطین“ اور ”الکفر مله واحده“ کے نام سے شائع کئے۔

پہلے ٹریکٹ میں آپ نے مغربی استعماری طاقتوں اور صیہونیوں کی اس سازش کا انکشاف کیا جس میں فلسطینی بندرگاہوں کو یہودیوں کے سپرد کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ دوسرے ٹریکٹ میں آپ نے مسلمانوں کو کامل اتحاد اور اتفاق رکھنے کی تلقین کی تھی اور صیہونیوں کے مقابلہ اور ارض مقدسہ کو ان سے پاک کرنے کے لئے اموال جمع کرنے کی ترغیب دی تھی۔

حضرت مصلح موعودؑ کے ان انقلاب انگیز مضامین نے شام، لبنان، اردن اور دوسرے عرب ممالک میں تہلکہ مچا دیا۔ چوٹی کے عربی اخبارات نے جلی عنوان سے ان کے اقتباسات شائع کئے اور متفقہ طور پر حضور کی ان پیش فرمودہ تجاویز کو نہایت درجہ مستحسن قرار دیا اور اعتراف کیا کہ فلسطین کے حق میں یہ نہایت کارگر اور پُر اثر آواز ہے جو پاکستان سے امام جماعت احمدیہ کی زبان سے بلند ہوئی ہے۔

روس اور امریکہ کی استعماری طاقتوں کو مسلمانوں کے اتحادی یہ موثر تحریک بھلا کر گوارا ہو سکتی تھی۔ چنانچہ جوں ہی انہوں نے اس تحریک کو یوں بڑھتے اور پھولتے دیکھا تو مسلمانوں ہی کے ایک طبقہ کو آلہ کار بنا کر جماعت احمدیہ کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کی مہم شروع کر دی۔ اس مہم کو مزید کارگر بنانے کے لئے مفتی دیار مصریہ فضیلیہ الاستاذ الشیخ حسین محمد مخلوف کے ذریعہ سر ظفر اللہ خان صاحب جو یو این او میں فلسطینیوں کے حق کے لئے لڑ رہے تھے، کے احمدی ہونے کی بنا پر ان کے خلاف فتویٰ کفر شائع کروا دیا۔ ایک طرف جہاں عرب کے نکلے نکلے پر بکنے والے بعض اخبارات اس صیہونی دام میں پھنس کر اس فتوے کی خوب تشہیر کر رہے تھے وہیں بعض حق پرست بھی

تھے جنہوں نے اس فتوے کو شائع کرنے سے منع کر دیا۔ بعض نے گھل کر اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ ہم سے بعض استعماری نمائندوں نے یہ مفاہمت کرنے کی کوشش کی تھی کہ ہم اپنے اخبار میں قادیانی جماعت کے خلاف دلآزر نکتہ چینی کریں۔ چنانچہ 6 سال بعد اخبار ”الانباء“ کے کہنہ مشفق ادیب اور نامہ نگار الاستاذ علی الخیاط آفندی نے 21 ستمبر 1954ء کو ایک مقالہ سپرد قلم کیا جس میں انہوں نے لکھا:

”قارئین کو تعجب ہوگا جب انہیں معلوم ہوگا کہ سارے عراق میں اس جماعت کے صرف 18 خاندان بستے ہیں۔ 9 خاندان بغداد میں، چار بصرہ میں، چار حبانہ میں اور ایک خاندان خانقین میں اور یہ سب لوگ ہندوستان سے عراق میں تجارت کی نیت سے آئے تھے عراق میں اتنے عرصہ سے رہنے کے باوجود انہوں نے کسی عراقی شخص کو اپنی جماعت میں داخل نہیں کیا۔ ان کا کوئی اپنا معبد نہیں ہے اور نہ ہی ان کے کوئی خاص مذہبی اجتماعات ہیں۔ ان کی ساری جدوجہد بعض اخبارات اور ایسے ٹریکٹ تقسیم کرنے پر منحصر ہے جن میں اسلام کے غلبہ کے متعلق دلائل دیئے گئے ہیں، فلسطین اور بعض اسلامی حکومتوں کے دفاع پر گفتگو کی گئی ہے۔ اس جگہ پر پڑھنے والے کے دل میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ جب واقعہ یہ ہے تو اخبارات میں قادیانیوں پر اس طرح نکتہ چینی کرنے اور اس حملے کی کیا وجہ ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ اس کا صرف ایک سبب ہے اور وہ یہ کہ استعماری طاقتیں مسلمانوں میں تفرقہ اور شقاق پیدا کرنے کے لئے خاص کوشش کر رہی ہیں اور وہ انہیں اپنی انگلیوں پر نچانا چاہتی ہیں کیونکہ مسلمان ابھی تک اس انتظار میں ہیں کہ وہ یوم موعودؑ کا آتا ہے کہ جب وہ دوبارہ بلاد مقدسہ کو یہودیت کی لعنت سے پاک کرنے کے لئے متحد ہو کر قدم اٹھائیں گے اور فلسطین اس کے جائز اور شرعی حقداروں کو مل سکے گا۔ استعماری طاقتیں ڈرتی ہیں کہ کہیں عربوں کا یہ خواب پورا نہ ہو جائے اور اسرائیل سلطنت صفحہ ہستی سے مٹ نہ جائے جس کے قائم کرنے کے لئے انہوں نے بڑی بڑی مشکلات برداشت کی ہیں اس لئے یہ غیر ملکی حکومتیں ہمیشہ کوشش کرتی ہیں کہ مسلمانوں میں مختلف نعرے لگوا کر منافرت پیدا کی جائے اور بعض فرقتے احمدیوں کی تکفیر اور ان پر نکتہ چینی کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں یہاں تک کہ اس طریق سے حکومت پاکستان اور بعض ان عرب حکومتوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے جن کے اخبارات پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں احمدی کو کافر قرار دیتے ہیں۔

غالباً بہت سے پڑھنے والوں کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ قبل پاکستان کی بعض جماعتوں نے اس امر کی

کوشش کی تھی کہ مسلمان حکومتوں کا ایک اسلامی بلاک قائم کیا جائے تاکہ ان کی ہستی اور ان کی آزادی قائم رہے اور ان کی بیرونی سیاست ایک سنج پر چلے مگر یہ کوشش بعض دوسری مسلمان جماعتوں کی مخالفت کی وجہ سے کامیاب نہ ہو سکی۔ اس تجویز کی ناکامی کے اسباب میں درحقیقت بڑا سبب وہ مسئلہ تکفیر ہے جو بعض انتہاء پسند مولویوں کے ہاتھ میں استعماری طاقتوں نے دیا تھا تاکہ وہ اس تجویز کے محرکین کو قادیانی اور اسلام سے خارج کہہ کر اس کا ناکام بنانے کی کوشش کریں۔

شاید کسی شخص کو یہ خیال پیدا ہو کہ میرا اس معاملے میں استعماری طاقتوں کو دخل انداز قرار دینا صرف ظن اور گمان ہے مگر میں قارئین کرام کو پورے یقین کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس امر کی پوری پوری اطلاع ہے کہ درحقیقت یہ سب کارروائی استعماری طاقتیں کروا رہی ہیں کیونکہ فلسطین کی گزشتہ جنگ کے ایام میں 1948ء میں استعماری طاقتوں نے خود مجھ کو اس معاملے میں آلہ کار بنانے کی کوشش کی تھی۔

ان دنوں میں ایک ظرفی پرپے کا ایڈیٹر تھا اور اس کا انداز حکومت کے خلاف نکتہ چینی پر مبنی تھا۔ چنانچہ انہی دنوں مجھے ایک غیر ملکی حکومت کے ذمہ دار نمائندہ مقیم بغداد نے ملاقات کے لئے بلایا اور کچھ چالوسی اور میرے انداز نکتہ چینی کی تعریف کرنے کے بعد مجھے کہا کہ آپ اپنے اخبار میں قادیانی جماعت کے خلاف زیادہ سے زیادہ دل آزار طریق پر نکتہ چینی جاری کریں کیونکہ یہ جماعت دین سے خارج ہے۔ میں نے جواب میں عرض کیا کہ مجھے تو اس جماعت اور اس کے عقائد کا کچھ پتہ نہیں میں ان پر کس طرح نکتہ چینی کر سکتا ہوں؟ اس نمائندہ نے مجھے بعض ایسی کتابیں دیں جن میں قادیانی عقائد پر بحث کی گئی تھی اور اس نے مجھے بعض مضامین بھی دیئے تاہم مجھے اپنے مقالات کے لکھنے میں فائدہ دیں۔ چنانچہ ان کتابوں کے مطالعہ سے مجھے اس جماعت کے بعض عقائد کا علم ہوا۔ لیکن میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہ دیکھی جس سے میرے عقیدہ کے مطابق انہیں کافر قرار دیا جاسکے۔

اس استعماری نمائندہ سے چند ملاقاتوں کے بعد میں نے اس کام کرنے سے معذرت پیش کر دی اور کہا کہ میرے عقیدہ کے مطابق یہ طریق اس وقت اسلامی فرقوں میں اختلاف و انشقاق بڑھانے والا ہے۔ اس شخص نے مجھ سے کہا کہ قادیانی تو مسلمان ہی نہیں اور ہندوستان کے تمام فرقوں کے علماء انہیں کافر قرار دے چکے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ ہندوستانی علماء کے اقوال قرآن مجید کی اس آیت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء: 95) کہ جو شخص تمہیں السلام علیکم

اٹوٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مین گولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-16522243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی ﷺ

الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم کرتے ہیں اسی طرح حکومت پاکستان کے ظلموں سے تنگ آ کر ہجرت کرنے والے احمدی جب مغربی ممالک میں اپنے انسانی فلاح و بہبودی کے کام جیسے وقار عمل، عطیہ خون وغیرہ کرتے ہیں اور امام جماعت احمدیہ کی قیادت میں دنیا کے دوسرے ممالک کے احمدیوں کی طرح قیام امن کی کوششیں کرتے ہیں تو پاکستان کے سیاست دان ان مہاجرین کی کاروائیوں کو اپنی طرف منسوب کر کے بغلیں بجاتے ہیں۔ عجیب پاگلوں کی جنت ہے۔

پاکستانی احمدیوں نے تو ہر میدان میں اپنے ملک کا نام روشن کیا۔ لیکن پاکستان نے احمدیوں کو کیا دیا۔ پورے پاکستان میں احمدیوں کو 1974ء کے نام نہاد اپنی احمدیت قانون کی آڑ میں نارگٹ کر کے مذہبی جنون کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ایک موذی جانور کو اگرچہ وہاں جان سے مارنا مشکل ہو مگر احمدی کو مارنا نہایت آسان ہے کیونکہ وہاں کا قانون اس معاملے میں وہاں کے مولویوں کے ساتھ دیتا ہے۔ اور اب تو مذہبی جنون کا یہ کھیل اتنا آگے بڑھ چکا ہے کہ پورا پاکستان اسکی چھپٹ میں آچکا ہے۔ سوائے ملاں کے کوئی بھی وہاں امن میں نہیں۔

الغرض اس ملک کی آستین کے سانپ تو یہی جاہل مولوی ہیں جن کے دماغوں میں نام نہاد جہاد کا خطبہ سایا ہوا ہے۔ اپنے محسنوں کے ساتھ تو اس ملک کا یہ حال ہے اور آستین میں سانپ پالے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ تو پاکستان نے ان کے احمدی ہونے کی بنا پر سوتیلا سلوک کیا اور ملک کی ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل کرنے والوں کو ملکی ہیرو قرار دے دیا۔ آج پاکستان میں احمدیت کا مخالف ہر چور، اچکا، ڈاکو، لیبرال ملک کا خیر خواہ بنا بیٹھا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی نے کہا یہی خوب فرمایا تھا کہ: ہبل کو دس نکالا ہے اور زراغ و زرخ سے یارانے ہر سمت چمن کی منڈیوں پر ناگ اذانیں دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ بے انتہا فضل و احسان ہے وطن عزیز ہندوستان میں یہ صورت حال نہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لائے جب پاکستان میں بھی وہاں کے احمدیوں کو سکھ کا سانس نصیب ہو۔ آمین (جاری)

(تنویر احمد ناصر، قادیان)

اس بات کا ثبوت کہ یہ استعماری طاقتیں اپنے خلاف اٹھنے والی ہر موثر آواز کو دباتی ہیں، عراق، سیریا اور ایران ہیں۔ 57 اسلامی ریاستوں میں یہی تین ممالک تھے جو فلسطینیوں کے حقوق کے حوالے سے اسرائیل کے ساتھ کسی قسم کی مصالحت پر آمادہ نہیں تھے۔ آج عراق اور سیریا کو ان استعماری طاقتوں نے مار مار کر ادھر ادھر کر دیا ہے اور ایران پر بھی سخت قسم کی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

ہمارا ان تمام معاندین احمدیت سے نہایت ادب کے ساتھ یہ التماس ہے کہ خدا را ہمیں یہ بتایا جائے کہ پاکستان کے اندر آستین کا سانپ کون ہے؟ کیا یہ نام نہاد معاندین احمدیت کے سانپ نہیں جنہوں نے عین اس وقت جب ان کے ملک کا ایک قابل اعتماد خادم ان کے اور تمام مسلمانوں کے حقوق کے لئے استعماری طاقتوں سے نبرد آزما تھا، صیہونی طاقتوں کی انگینت پر اس محسن انسانیت کو منافرت اور تکفیر بازی کے زہر سے ڈس لیا۔ پھر یہ مذہبی منافرت صرف احمدیوں تک ہی محدود نہ رہی بلکہ پورا پاکستان اس کی چھپٹ میں آ گیا۔ درحقیقت پاکستان کی آستین کے سانپ یہ نام نہاد سیاسی مولوی ہی ہیں جنہوں نے انتہا پسندی کو اسلام کا نام دیکر جہاں ایک طرف اپنے ملک کا ستیانس کر رکھا ہے وہیں ساری دنیا میں اس کی ساکھ کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

جبکہ اگر وہاں کے احمدیوں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے پاکستان کو ایک طرف جہاں سرظفر اللہ خان جیسا زبردست ماہر قانون دیا جس پر ساری مسلم اُمت فخر کرتی ہے وہیں دوسری طرف ڈاکٹر عبدالسلام جیسا ماہر طبیعیات دیا جس نے فزکس کا نوبل انعام حاصل کر کے پاکستان کا نام روشن کیا۔ ایک طرف جہاں احمدیت نے پاکستان کو ایم ایم احمد جیسا ماہر اقتصادیات دیا تو دوسری طرف ستارہ بروج اکبر جیسی ہونہار بیچی دی جس نے 9 سے گیارہ سال کے بچوں میں کیمسٹری، بیالوجی، انگش اور میتھ میں اولیوں میں ورلڈ ریکارڈ بنایا۔ پاکستان کے سیاست دان ان کامیابیوں کا سہرا تو اپنے سر باندھتے ہیں لیکن جن کے ذریعہ ان کامیابیوں کا منہ دیکھنا نہیں نصیب ہوا انہیں

اختیار کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے جن سے استعماری طاقتوں کی پیدا کردہ حکومت اسرائیل کو ختم کرنے میں مدد مل سکے تب تک استعماری طاقتیں بعض لوگوں اور فرقوں کو اس بات پر آمادہ کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کریں گی کہ وہ احمدیوں کے خلاف اس قسم کی نفرت انگیزی اور تکفیر چینی کرتے رہیں تاکہ مسلمانوں میں اتحاد نہ ہو سکے۔“

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 398-402)

الغرض ایک طرف جہاں مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک نے اس فتوے کو نمایاں طور پر شائع کیا وہیں پاکستان کے بعض اشتدترین مخالفین مثلاً ”زمیندار“ وغیرہ نے بھی اس کی خوب تشہیر کی۔ معاندین احمدیت جو پہلے سے ہی موقع کی تلاش میں تھے انہوں نے ان فتوؤں کو کراچی سے پیشاور تک پھیلا دیا۔ اور پورے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف تکفیر بازی اور منافرت کی زہریلی ہوائیں چلنے لگیں جو بالآخر 1953ء کے ایٹمی احمدیہ فسادات پر منج ہوئیں جس کا نتیجہ بالآخر یہ ہوا کہ پاکستانی قومی اسمبلی نے 1974ء میں اپنی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی محسن جماعت احمدیہ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا۔ اور اس نام نہاد فیصلے کی آڑ میں پاکستان میں احمدیوں پر وہ مظالم توڑے جا رہے ہیں جنہیں دیکھ کر قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

آج پاکستانی میڈیا دہائی دے رہا ہے کہ پوری مسلم امت جو کہ تقریباً 1.6 بلین افراد پر مشتمل ہے اس میں حکومتی سطح پر ایک بھی مسلم لیڈر ایسا نہیں ہے جو سرظفر اللہ خان صاحب کی طرح یہ کہہ سکے کہ ہم فلسطین کے مسئلے پر فلسطینیوں کی حمایت کرتے ہیں اور ان کے لئے آواز بلند کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مسلمانوں میں حکومتی سطح پر جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت کے بیج بونے والے یہودی ہی تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ فلسطین میں ایک بھی مسلمان باقی رہے اور مسئلہ فلسطین کے حق میں سب سے موثر آواز اٹھانے والے احمدی ہی تھے جنہیں استعماری طاقتوں نے داخلی فتوؤں میں بتلا کر کے ہمیشہ کے لئے اپنا راستہ ہموار کر لیا۔

کہے اس کو کافر مت کہو۔ میرا اتنا کہنا تھا کہ وہ شخص غضب ناک ہو گیا اور کہنے لگا کہ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی پراپیگنڈے نے تمہارے دل پر بھی اثر کر دیا ہے اور تو قادیانی ہو گیا ہے اور اسلام سے خارج ہو گیا ہے اسی لئے تو انکی طرف سے جواب دے رہا ہے۔ میں نے مذاق کرتے ہوئے کہا کہ جناب یقین جانیں کہ میں اتنے لمبے عرصہ سے مسلمان کہلانے اور مسلمانوں میں رہنے کے باوجود یہ دعویٰ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ میں صحیح معنوں میں مسلمان ہوں تو کیا قادیانیت کے متعلق چند کتب کا مطالعہ مجھے قادیانی بنا سکتا ہے؟

میں جن دنوں اس سفارت خانہ میں جایا کرتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ میں اکیلا ہی اس کام کے لئے مقرر نہیں کیا جا رہا تھا بلکہ کچھ اور لوگوں کو بھی اس میں شریک کیا جا رہا ہے۔ پھر مجھے یہ بھی پتہ لگا کہ اس کام کے کرنے سے صرف میں نے ہی انکار نہیں کیا بلکہ بعض دوسرے لوگوں نے بھی استعمار کا آلہ کار بننے سے انکار کر دیا تھا۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب 1948ء میں ارض مقدسہ کا ایک حصہ کاٹ کر صیہونی حکومت کے سپرد کر دیا گیا تھا اور اسرائیلی سلطنت قائم ہوئی تھی۔ اور میرا خیال ہے مذکورہ بالا سفارت خانہ کا یہ اقدام درحقیقت ان دو ٹریکٹوں کا مکملی جواب تھا جو تقسیم فلسطین کے موقع پر اسی سال جماعت احمدیہ نے شائع کئے تھے۔ ایک ٹریکٹ کا عنوان ”ہئیتہ الأمام المتحدة و قرار تقسیم فلسطین“ تھا جس میں مغربی استعماری طاقتوں اور صیہونیوں کی ان سازش کا انکشاف کیا گیا تھا جن میں فلسطینی بندرگاہوں کے یہودیوں کے سپرد کر دینے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ دوسرا ٹریکٹ ”الکفر ملة واحدة“ کے عنوان سے شائع ہوا تھا جس میں مسلمانوں کو کامل اتحاد اور اتفاق رکھنے کی ترغیب دی گئی تھی اور صیہونیوں کے مقابلہ اور ارض مقدسہ کو ان سے پاک کرنے کے لئے اموال جمع کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔

یہ وہ واقعہ ہے جس کا مجھے ان دنوں ذاتی طور پر علم ہوا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ جب تک احمدی لوگ مسلمانوں کی جماعتوں میں اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور جب تک وہ ان ذرائع کو

سٹی ابراڈ

Study Abroad

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association, USA.

• Certified Agent of the British High Commission

• Trusted Partner of Ireland High Commission

• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office

Prosper Education Pvt Ltd.

1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888.

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website: www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

10

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

لکھا ہوا پڑھا نہیں جاتا۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا امتحان لے لیا جائے۔ یہ کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قلم اٹھائی اور دو تین سطر ایک عبارت لکھ کر مجھے دی اور فرمایا اس کو نقل کرو۔ بس یہ امتحان تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیا۔ میں نے بڑی احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر نقل کر دیا۔ اول تو وہ عبارت کوئی زیادہ لمبی نہیں تھی دوسرے میں نے صرف نقل کرنا تھا اور نقل کرنے میں اور بھی زیادہ آسانی ہوتی ہے کیونکہ اصل چیز سامنے ہوتی ہے۔ پھر میں نے آہستہ آہستہ نقل کیا۔ الف اور ب وغیرہ احتیاط سے ڈالے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو دیکھا تو فرمانے لگے۔ مجھے تو میر صاحب کی بات سے بڑا فکر پیدا ہو گیا تھا مگر اس کا خط تو میرے خط کے ساتھ ملتا جلتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے ہی میری تائید میں ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ فرمانے لگے حضور! میر صاحب کو یونہی جوش آ گیا ہے ورنہ خط تو اچھا بھلا ہے۔

پھر فرماتے ہیں مخالفت جماعت کی ہوتی ہے نبی کی ہوتی ہے یہ ترقی کا ذریعہ بنتی ہے اس بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی دفعہ ہم نے ایک واقعہ سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دشمن جب ہمیں گالیاں دیتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو ہمیں امید ہوتی ہے کہ ان میں سے سعید روحیں ہماری طرف آ جائیں گی لیکن جب نہ تو لوگ ہمیں گالیاں دیتے ہیں اور نہ ہی مخالفت کرتے ہیں اور بالکل خاموش ہو جاتے ہیں تو یہ بات ہمارے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہ نبی کی مثال اس بڑھیا کی سی ہوتی ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ کچھ پاگل سی تھی اور شہر کے بچے اسے چھیڑا کرتے تھے اور وہ انہیں گالیاں اور بددعا میں دیا کرتی تھی۔ آخر بچوں کے ماں باپ نے تجویز کی کہ بچوں کو روکا جائے کہ وہ بڑھیا کو دق نہ کیا کریں۔ چنانچہ انہوں نے بچوں کو سمجھا یا مگر بچے تو بچے تھے وہ کب باز آنے والے

تھے۔ یہ تجویز بھی کارگر ثابت نہ ہوئی۔ آخر بچوں کے والدین نے فیصلہ کیا کہ بچوں کو باہر نہ نکلنے دیا جائے اور دروازوں کو بند رکھا جائے۔ چنانچہ اس پر انہوں نے عمل کیا اور دو تین دن تک بچوں کو باہر نہ نکلنے دیا۔ اس بڑھیا نے جب دیکھا کہ اب بچے اسے تنگ نہیں کرتے تو وہ گھر گھر جاتی اور کہتی کہ تمہارا بچہ کہاں گیا ہے؟ کیا اسے سانپ نے ڈس لیا ہے کیا وہ بیٹھے سے مر گیا ہے کیا اس پر چھتہ گر پڑی ہے کیا اس پر بجلی گر گئی ہے۔ غرض وہ ہر دروازے پر جاتی اور قسم قسم کی باتیں کرتی۔ آخر لوگوں نے سمجھا کہ بڑھیا نے تو پہلے سے بھی زیادہ گالیاں اور بددعا میں دینا شروع کر دی ہیں اس لئے بچوں کو بند رکھنے کا کیا فائدہ۔ انہوں نے بچوں کو چھوڑ دیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حالت نبی کی ہوتی ہے جب مخالفت تیز ہوتی ہے تب بھی اسے تکلیف ہوتی ہے اور جب مخالف چپ کر جاتے ہیں تب بھی اسے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ جب تک مخالفت نہ ہو لوگوں کی توجہ الہی سلسلے کی طرف نہیں ہو سکتی۔ نبی کی طرف سے گالیاں تو نہیں آتیں نبی کی طرف سے تو ہر صورت میں دعائیں ملتی ہیں لیکن مخالفت جب تیز ہوتی ہے تو مخالفین کے لئے بھی دعائیں ہوتی ہیں تاکہ اس میں سے سعید روحیں پھر حق کو قبول بھی کر لیں۔

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں آپ کہ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل بھی دریا کی طرح ہوتے ہیں اور دریا میں سے ایک قطرہ پانی کا لے لیا جائے تو اس میں کیا کمی آ سکتی ہے مگر بندہ ہی ایسا بد قسمت ہے کہ وہ خود خدا کے انعامات سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے اور ان کی طرف سے منہ موڑ کر بیٹھ جاتا ہے اور جب کوئی مامور آتا ہے تو لوگ اس کو حقیر سمجھ کر اس کا انکار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ حضرت باوانا نک کے ماں باپ بھی ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اس نے ہماری دوکانداری خراب کر دی ہے اور ہمارے گھر میں یہ بچہ نکما پیدا ہوا ہے۔ اگر ان کے ماں باپ زندہ ہو کر آج دنیا میں آ جائیں اور دیکھیں کہ وہی بچہ جسے ہم حقیر سمجھتے تھے اب

لاکھوں آدمی اس پر فدا ہیں اور اس کے نام پر جان دینے کو تیار بیٹھے ہیں اور ان میں کئی کروڑ بقی موجود ہیں تو حیران رہ جائیں۔ مگر لوگ بیوقوفی سے سمجھ لیا کرتے ہیں کہ یہ چھوٹا آدمی ہے۔ اسے ہم نے مان کر کیا کرنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایسے ہی آدمیوں کو بھیجتا ہے جو بظاہر چھوٹے معلوم ہوتے ہیں اور ایک زمانہ آتا ہے کہ ان کے نام پر مر مٹنے والے لاکھوں لوگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اسی طرح قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ قادیان میں نہ تو پہلے ریل تھی نہ ڈاکخانہ نہ کوئی دینی یا دنیوی علوم کا مدرسہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کوئی دنیاوی وجاہت نہ رکھتے تھے اور بظاہر آپ نے جو تعلیم حاصل کی تھی وہ بھی معمولی تھی اس لئے جب آپ نے مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کیا تو لوگوں نے شور مچا دیا کہ نعوذ باللہ یہ شخص جاہل ہے۔ یہ شخص کیسے مہدی ہو سکتا ہے۔ پھر لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں کیسے مامور آ سکتا ہے۔ اگر مامور آنا ہی تھا تو لاہور امرتسریاں اس طرح کے کسی بڑے شہر میں آنا چاہئے تھا۔ غرض لوگوں نے زبردست مخالفت شروع کی اور جو لوگ آپ کے دعویٰ کو نہ کر آپ کی زیارت کے لئے قادیان آنے کا ارادہ کرتے تھے ان کو بھی روکا جاتا تھا۔ اگر وہ نہ رکتے تھے تو انہیں طرح طرح کی تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ ان کو قسم قسم کی مصیبتوں اور دکھوں میں مبتلا کر دیا جاتا تھا۔ مگر ان تمام حالات کی موجودگی میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا سے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ الہام آپ کو اس وقت ہوا جب آپ کو ایک آدمی بھی نہ مانتا تھا۔ پھر یہ الہام ہوا کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ اس زمانے میں مخالفت کا یہ حال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نوکر پیرا نامی تھا جو اتنا بیوقوف تھا کہ وہ سالن میں مٹی کا تیل ملا کر پی جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی کبھی کسی کام کے لئے اسے بٹالہ بھیج دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اس کو بٹالہ بھیجا گیا تو وہاں اس کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ملے جو احمدیث کے لیڈر مانے جاتے تھے اور بڑے بھاری مولوی سمجھے جاتے تھے۔ ان کا کام ہی یہی تھا کہ ہر اس شخص کو جو بٹالے سے قادیان آنے والا ہوتا تھا ملتے اور کہتے کہ اس شخص یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوکان بنائی ہوئی ہے اور جھوٹا ہے تم قادیان جا کر کیا کرو گے مگر اس کے باوجود لوگ قادیان آ جایا کرتے تھے اور مولوی صاحب کے روکنے سے نہ رکتے تھے۔ اس دن مولوی صاحب کو اور تو کوئی آدمی نہ ملا۔ پیرا ہی مل گیا۔ اس کے پاس جا کر کہنے لگے کہ پیرا! تمہیں اس شخص کے پاس نہیں رہنا چاہئے کیوں اپنا ایمان خراب کرتا ہے۔ وہ بیچارہ ان کی اس قسم کی باتیں نہ سمجھ سکا لیکن

اس نے اتنا ضرور سمجھا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ مرزا صاحب کے پاس رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ جب مولوی صاحب ساری بات کر چکے تو کہنے لگا مولوی صاحب میں تو بالکل جاہل ہوں اور اس قسم کی باتوں کو سمجھ نہیں سکتا البتہ اتنا سمجھا ہوں کہ آپ نے کہا ہے کہ مرزا صاحب برے ہیں مگر ایک بات تو مجھے بھی نظر آتی ہے کہ آپ ہر روز بٹالے میں چکر لگا لگا کر لوگوں سے کہتے پھرتے ہیں کہ کوئی شخص قادیان نہ جایا کرے اور دوسرے علاقوں سے آنے والے آدمیوں کو بھی روکتے ہیں اور درغلا تے رہتے ہیں مگر مجھے تو صاف نظر آتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے آپ کے ساتھ نہیں کیونکہ آپ کی ساری کوششوں کے باوجود لوگ سینکڑوں کی تعداد میں پیدل چل کر قادیان جاتے ہیں مگر آپ کے پاس کبھی کوئی نہیں آیا۔

پھر فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ایک معزز شخص صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید بھی اسی قسم کے لوگوں میں سے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ سن کر پہنچے۔ وہ حج کے لئے گھر سے نکلے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت سن کر قادیان آ گئے اور بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد واپس گھر گئے تو افغانستان کے بادشاہ نے ان کو سنگساری کی سزا دی۔ صرف اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر چکے تھے۔ لوگوں نے بہتیز اور لگا لگا یا کہ آپ اپنے عقیدے کو بدل لیں مگر وہ نہ مانے کیونکہ ان پر صداقت کھل چکی تھی۔ آخر بادشاہ نے ان کو زمین میں گاڑ کر سنگسار کر دیا اور نہایت بے رحمی سے شہید کیا مگر انہوں نے اُف تک نہ کی اور خدا کی راہ میں اپنی جان دے دی۔ سنگساری سے پہلے ایک وزیر ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم اپنے دل میں بیشک وہی عقائد رکھو مگر صرف زبان سے ہی انکار کر دو مگر انہوں نے فرمایا میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ پس ان کو شہید کر دیا گیا مگر ان کے شہید ہونے کے تھوڑے عرصے بعد ہی افغانستان میں ہیضہ پھوٹا اور ہزاروں لوگ مر گئے اور اب تک دیکھیں وہ تباہی پھیلتی چلی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی میں دینی غیرت بھی پیدا کرے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بھی بڑھائے صبر اور حوصلہ بھی پیدا فرمائے اور انسانیت کے بچانے کے لئے دعاؤں کی توفیق بھی ہمیں عطا فرمائے۔ اپنی اناؤں پر اپنی عاجزی کو غالب کرنے والے ہوں اس کی توفیق عطا فرمائے اور مکمل طور پر اپنی رضا پر ہمیں چلائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنا کردار ہم ادا کرنے والے ہوں اور ہر وہ بات کرنے والے ہوں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے ماننے والوں اپنے ماننے والوں سے جماعت کے افراد سے خواہش کی ہے یا امید رکھی ہے۔



وَسِعَ مَكَانَكَ الْهَامُ حَضْرَتِكَ مَوْجُودٌ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007, ITKAR SOC. SURESH NAGAR, R.T.O.,
ANDHERI (WEST), MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09864334252

EDITOR MUNIR AHMAD KHADIM Tel. : (0091) 1872-224757 Manager: 09464066686 Editor : 08283058886 e : badrqadian@rediffmail.com	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57		SUBSCRIPTION ANNUAL : Rs. 550/- By Air: 50 Pounds or 80 U.S. \$: 60 Euro : 80 Canadian Dollar Postal Reg. No. GDP/001/2013-15
	ہفت روزہ The Weekly BADR Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516	بدر قادیان Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 6 Nov 2014 Issue No. 45	

Printed & Published by Munir Ahmad Hafizabadi M.A and owned by The Nigran Badr Board Qadian and Printed at Fazle-Umar Printing Press, Harchowal Road Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India and Published at Office Badr Qadian, District Gurdaspur-143516, Punjab, India. Editor: Munir Ahmad Khadim

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق چند ایمان افروز روایات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 اکتوبر 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

سامان کر دیا کہ مولوی صاحب کی زبان سے بھی اس کی تصدیق کرادی یا بی الواقعہ اس دن کوئی غیر معمولی طور پر زیادہ لوگ آئے تھے۔ بہر حال یہ ایک واقعہ ہوا ہے جس کا آج تک میرے قلب پر گہرا اثر ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نماز باجماعت کا کتنا خیال رہتا تھا۔

فرماتے ہیں ایک دفعہ ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب رضی اللہ عنہ نے میرا اردو کا امتحان لیا۔ میں اب بھی بہت بدخط ہوں۔ لکھائی اچھی نہیں مگر اس زمانے میں میرا ابتدا بدخط تھا کہ پڑھا ہی نہیں جاتا تھا کہ میں نے کیا لکھا ہے۔ انہوں نے بڑی کوشش لگائی کہ پتالگائیں میں نے کیا لکھا ہے مگر انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔ ان کی طبیعت بڑی تیز تھی غصے میں فوراً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس پہنچے۔ میں بھی اتفاقاً اس وقت گھر میں ہی تھا۔ ہم تو پہلے ہی ان کی طبیعت سے ڈرا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس شکایت لے کر پہنچے تو اور بھی ڈر پیدا ہوا کہ اب نامعلوم کیا ہو۔ خیر میر صاحب آگئے اور حضرت صاحب سے کہنے لگے کہ محمود کی تعلیم کی طرف آپ کو ذرا بھی توجہ نہیں ہے۔ میں نے اس کا ایک اردو کا امتحان لیا۔ آپ ذرا پرچہ تو دیکھیں۔ اس کا اتنا برا خط ہے کہ کوئی بھی یہ خط نہیں پڑھ سکتا۔ پھر اسی جوش کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ کہنے لگے کہ آپ بالکل پرواہ نہیں کرتے اور لڑکے کی عمر برباد ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب میر صاحب کو اس طرح جوش کی حالت میں دیکھا تو فرمایا۔ بلاؤ حضرت مولوی صاحب کو۔ جب آپ کو کوئی مشکل پیش آتی تھی تو آپ ہمیشہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو بلا لیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کو مجھ سے بڑی محبت تھی۔ آپ تشریف لائے اور حسب معمول سر نیچا ڈال کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ سر اٹھا کر نہیں دیکھا کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مولوی صاحب! میں نے آپ کو اس غرض کے لئے بلا یا ہے کہ میر صاحب کہتے ہیں کہ محمود کا (باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

نہیں ڈالتے۔ مجھے اپنا ایک واقعہ یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کچھ بیمار تھے اس لئے جمعہ کے لئے مسجد میں نہ جا سکے۔ میں اس وقت بالغ نہیں ہوا تھا کہ بلوغت والے احکام مجھ پر جاری ہوں۔ چھوٹا تھا بچہ تھا۔ تاہم میں جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد کو آ رہا تھا کہ ایک شخص مجھے ملا۔ اس وقت کی عمر کے لحاظ سے تو مشکل اس وقت تو یاد نہیں رہ سکتی مگر اس واقعہ کا اثر مجھ پر ایسا ہوا کہ اب تک مجھے اس شخص کی صورت یاد ہے۔ محمد بخش ان کا نام ہے وہ اب قادیان میں ہی رہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا۔ آپ واپس آ رہے ہیں کیا نماز ہو گئی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ آدمی بہت ہیں مسجد میں جگہ نہیں تھی۔ میں واپس آ گیا۔ میں بھی یہ جواب سن کر واپس آ گیا اور گھر میں آ کر نماز پڑھ لی۔ حضرت صاحب نے یہ دیکھ کر مجھ سے پوچھا کہ مسجد میں نماز پڑھنے کیوں نہیں گئے؟ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں بچپن سے ہی حضرت صاحب کا ادب ان کے نبی ہونے کی حیثیت سے کرتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پوچھنے میں ایک سختی تھی اور آپ کے چہرے سے غصہ ظاہر ہوتا تھا۔ آپ کے اس رنگ میں پوچھنے کا مجھ پر بہت اثر ہوا۔ جواب میں میں نے کہا کہ میں گیا تو تھا لیکن جگہ نہ ہونے کی وجہ سے واپس آ گیا۔ آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے لیکن جس وقت جمعہ پڑھ کر مولوی عبدالکریم صاحب آپ کی طبیعت کا حال پوچھنے کے لئے آئے تو سب سے پہلی بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ سے دریافت کی وہ یہ تھی کہ کیا آج لوگ مسجد میں زیادہ تھے؟ اس وقت میرے دل میں سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی کیونکہ میں خود تو مسجد میں گیا نہیں تھا۔ معلوم نہیں بتانے والے کو غلطی لگی یا مجھے اس کی بات سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی۔ میں ان کی بات سے یہ سمجھا تھا کہ مسجد میں جگہ نہیں۔ مجھے فکر یہ ہوئی کہ اگر مجھے غلط فہمی ہوئی ہے یا بتانے والے کو ہوئی ہے دونوں صورتوں میں الزام مجھ پر آئے گا کہ میں نے جھوٹ بولا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے جواب دیا کہ ہاں حضور! آج واقع میں بہت لوگ تھے۔ میں اب بھی نہیں جانتا کہ اصلیت کیا تھی۔ خدا نے میری بریت کے لئے

رایگاں نہیں گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے نام کو اتنی برکت بخشی کہ خدا تعالیٰ کا مامور زمانے کا مامور اس کی قدر کرتا ہے اور اس کے لئے غیرت رکھتا ہے۔ پھر آپ لکھتے ہیں کہ اس واقعہ سے جہاں ایک طرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بچے کے ہر فعل کو بلا امتیاز برداشت کرنا علم کی تعریف میں داخل نہیں وہاں حضرت صاحب کی بے پناہ دینی اور قومی حیمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ وہ بچہ جو آپ کے نہایت محنت سے لکھے ہوئے قیمتی مسودات کو جن پر خدا جانے کتنے گھنٹوں یا راتوں کی محنت آپ نے صرف فرمائی ہوگی۔ آن واحد میں تیلی لگا کر خاکستر کر دیتا ہے اس کا یہ فعل تو آپ برداشت فرمالتے ہیں اور اس تکلیف کا کوئی خیال نہیں کرتے جو اس کے نتیجے میں دوبارہ آپ کو اٹھانی پڑی۔ یہ واقعہ جس کا حوالہ دے رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت مصلح موعود نے کھیل کھیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کے سارے کے سارے مسودے کو آگ لگا دی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کچھ نہیں کہا اس بات پر۔ تو آپ یہی فرما رہے ہیں کہ اس کو تو برداشت کر لیا جواتی محنت تھی آپ کی لیکن یہ برداشت نہیں ہوا کہ ایک قومی لیڈر کی ذراسی بھی ہتک کی جائے۔ فرماتے ہیں لیکن ایک مسلمان سلطان جو قومی حیمیت میں شہید ہوا اور جس کے ساتھ آپ کا اسلام کے سوا کوئی اور رشتہ نہ تھا اس کے نام کو ایک بچے کا لالعلی کی بناء پر بھی اس رنگ میں لینا جس سے اس کی تحقیر ہوتی ہو، آپ سے برداشت نہ ہو سکا۔ اس واقعہ میں ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو حضرت صاحب پر انگریز کا ایجنٹ ہونے کا الزام لگانے کی جسارت کرتے ہیں۔ قومی حیمیت سے لبریز وہ دل جو سلطان فتح علی ٹیپو کی محض اس لئے انتہائی عزت کرتا تھا کہ انگریز کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی بجائے اس نے اپنی زندگی مردانہ وار نثار کر دی۔ کیسے ممکن ہے کہ ایسے غیر انسان کے متعلق کسی غیر قوم کے ایجنٹ ہونے کا واہمہ تک بھی دل میں لایا جائے۔

تشریح، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دودن ہوئے افضل انٹرنیشنل کا تازہ شمارہ دیکھ رہا تھا۔ اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک خطاب کا ایک حصہ دیا ہوا تھا جس میں آپ نے اس وقت 1937ء میں یہ توجہ دلائی تھی کہ ابھی کئی صحابہ موجود ہیں اس لئے ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور کلمات جمع کروائے جائیں کیونکہ ایک زمانہ آئے گا جب بہت سے مسائل کے حل کے لئے ان باتوں کی بہت اہمیت ہو جائے گی۔

اس وقت میں نے یہاں بیان کرنے کے لئے بعض باتیں اور واقعات لئے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ کے اپنے ہیں یا آپ نے دوسروں کے واقعات بیان کئے ہیں۔ اس میں نصائح بھی ہیں اور بعض باتوں کی وضاحتیں بھی۔ چند ایک آج میں بیان کروں گا کسی خاص موضوع پر نہیں بلکہ مختلف قسم کے واقعات ہیں اور آئندہ بھی حسب موقع بیان ہوتے رہیں گے انشاء اللہ۔ خطبے میں اس لئے میں یہ واقعات بیان کرتا ہوں اور کروں گا کہ ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ سے دنیا میں خطبہ جمعہ سب سے زیادہ سنا جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض مسائل حل کرنے میں یہ باتیں کردار ادا کرتی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی تک یہ پہنچنا ضروری ہیں اور خطبہ ہی اس کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت مصلح موعودؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک کتاب ہمارے دروازے پر آیا اور میں وہاں کھڑا تھا اندر کمرے میں صرف حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ میں نے اس کتے کو اشارہ کیا اور کہا کہ ٹیپو ٹیپو۔ حضرت صاحب بڑے غصے سے باہر آئے اور فرمایا تمہیں شرم نہیں آتی کہ انگریز نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر ٹیپو رکھ دیا ہے اور تم ان کی نقل کر کے کتے کو ٹیپو کہتے ہو۔ خیر دار آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ لکھتے ہیں کہ میری عمر شاید آٹھ نو سو سال کی تھی۔ وہ پہلا دن تھا جب میرے دل کے اندر سلطان ٹیپو کی محبت قائم ہو گئی اور میں نے سمجھا کہ سلطان ٹیپو کی قربانی